SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Thursday, January 21, 1988.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at 9.30 of the clock in the morning, with Mr. Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ
اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ
كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ
وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ
اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Thursday, January 21, 1988.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at 9.30 of the clock in the morning, with Mr. Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ
اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ
كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ
وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ
اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٢٢

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

ترجمہ : جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے
ہیں، آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی
رکھیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ
یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو۔ ان لوگوں کے دلوں میں
اللہ تعالٰے نے ایمان ثبت کر دیا ہے۔ اور ان کو اپنے فیض سے
قوت دی ہے اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے
نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ
ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے۔ یہ لوگ
اللہ کا گروہ ہے۔ خوب سن لو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے
والا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u> : جزاک اللہ۔۔۔۔

OBITUARY REFERENCE

Mr. Javed Jabbar : Sir, the House may offer Fateha for Khan Abdul Ghaffar Khan.

Mr. Deputy Chairman : Mr. Mohammad Ali Khan Sahib.

Mr. Muhammad Ali Khan : Mr. Chairman, Sir yesterday, unfortunately a great Pakhtoon leader expired at Peshawar and his Namaz-e-Janaza is going to be performed at 3.00 p.m. today.

Sir, with your permission, I would like to move condolence resolution. Khan Abdul Ghaffar Khan, commonly known as 'Bacha Khan' throughout the country, was a veteran politician of long standing. Sir, he played a pivotal role in creating political consciousness among the masses in the Frontier in those days when it was well-nigh impossible for any individual to raise his voice against the British Imperialism, specially in the Frontier when it was known as. سرزمین بے آئین

We had no Constitution in those days in that area. Sir, he was a great freedom-fighter and a dedicated social worker. He remained wedded to his own ideas, his own creed and his political philosophy right till his last days on which he never compromised. Khan Abdul Ghaffar Khan would be remembered for a very long time for his relentless struggle against the Britishers in the Sub-Continent. We all pray that Almighty Allah may shower all his blessings upon the deceased. I thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی، مولانا کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین! میں اپنے دوست جناب محمد علی خان اور قائد ایوان کی اس تحریک کی پر زور تائید کرتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ تحریک اس بات کا بھی اظہار ہوگی کہ سیاست میں اختلاف عداوت کا باعث نہیں بننا چاہیئے بلکہ کسی بھی مخالف نقطہ نظر رکھنے والے سیاستدان کی خدمات کا اعتراف ہونا چاہیئے۔ خان عبدالغفار خان، ہر چند کہ ان کے بعض سیاسی نظریات سے ہمیں اختلاف ہو سکتا ہے، اور ہے، لیکن اس میں شبہ نہیں کہ وہ تحریک آزادی کے لیے بے پناہ قربانیاں دینے والے ایک ایسے رہنما تھے، جن کا نام پاک و ہند کی تاریخ سیاست میں ہمیشہ سرعنوان رہے گا۔ فرنگی سامراج کے خلاف وہ جس بے جگری سے لڑے، اور جس طرح انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر وقت آزادی کی خاطر جیل میں گزارا، اس کے لیے طرح طرح کی عقوبتیں سہیں، وہ ہماری تاریخ کا ایک ناقابل فراموش باب ہے۔ ان کی سیاست میں خدمت خلق کی

[Maulana Kausar Niazi]

آمیزش بھی ایک خصوصی انداز سیاست کا درجہ رکھتی ہے کہ وہ سیاست داں بھی تھے اور انہوں نے ایک خدائی خدمت گار کی حیثیت سے بھی زندگی گذاری ہمیشہ سوشل ورک بھی کیا اور اس طرح یہ ثابت کر دیا کہ سیاست داں ایک اعلیٰ درجے کا خادم خلق بھی ہو سکتا ہے۔

میں اس موقع پر مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کروں گا اور خان صاحب کی اس تحریک کی پر زور تائید کروں گا کہ ایوان خان عبدالغفار خان مرحوم کی تعزیت کے لیے ایک متفقہ قرارداد منظور کرے۔

<u>پروفیسر خورشید احمد</u> : جناب چیئرمین! میں محترم محمد علی ہوتی صاحب، قائد ایوان کی اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں اور اس بات کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھی اور صحت مند روایت قائم کی ہے۔ سیاسی اختلاف حتیٰ کہ نظریاتی اختلاف اپنی جگہ بڑے اہم ہیں اور ہم افراد کے، ان کے نظریات کے، ان کے کنٹریبیوشن کے بارے میں مختلف آرا رکھ سکتے ہیں، اور ہمیں رکھنے کا حق ہے۔ بلاشبہ خان عبدالغفار خان مرحوم ایک متنازعہ شخصیت تھے لیکن حقیقی اسلامی روایات یہی ہیں کہ جب بھی ہمارا ایک مسلمان بھائی ہم سے رخصت ہو جائے، ہم اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اس کا ذکر اکرام و احترام کے ساتھ کریں اور یہ یاد رکھیں کہ ہم سب کا انجام ایک دن اپنے اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ اصل کامیابی یا ناکامی اس دنیا کی نہیں آخرت کی کامیابی ہے۔

خان صاحب مرحوم کے دور سیاست کو دو حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے، ایک وہ دور تھا جس کی طرف محترم محمد علی ہوتی صاحب نے اشارہ کیا اور جس میں خصوصیت سے سرحد میں انہوں نے انگریزی سامراج کے

خلاف ایک اہم تحریک اٹھا کر بڑی بنیادی خدمات انجام دی ہیں۔ لوگوں میں سیاسی بیداری پیدا کی۔ بعد کے دور میں کانگریس کے ساتھ مل کر جو رول انہوں نے ادا کیا اس کے بارے میں اس سے پہلے بھی برصغیر میں گفتگو ہوتی رہی ہے اور آئندہ کا مؤرخ اس کا جائزہ بے لاگ انداز میں لے گا اور تاریخ اپنا فیصلہ دینے میں بڑی سخت ہے وہ کسی کے ساتھ رعایت نہیں کرتی۔ لیکن آج ہم ان کے اہل خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں وہ پاکستان کی پہلی پارلیمنٹ کے ممبر تھے۔ اس پہلو سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھی روایت آپ نے قائم کی ہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ کے ایک ایوان نے ان کی وفات پر ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے اور جو ہمارا روایتی طریقہ ہے یعنی ہم سب ان کے لیے اللہ تعالےٰ سے دعائے مغفرت کریں۔ یہی دراصل وہ مدد ہے جو اب ہم ان کی کر سکتے ہیں۔ جو مسلمان یہاں سے رخصت ہو گیا اس کے لئے دعائے خیر ہی اس کے کچھ کام آسکتی ہے۔ شکریہ۔

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میرے دل میں اپنے دوست پروفیسر خورشید کا بڑا احترام ہے وہ بڑے اچھے پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے خان عبدالغفار خان کے بارے میں متنازعہ کے الفاظ استعمال کیئے ہیں ان کی خدمت میں اتنی گزارش کروں گا کہ سیاست میں جو شخص بھی ہوتا ہے وہ متنازع ہوتا ہے کوئی بھی اس سے خالی نہیں ہے نہ زندوں میں نہ مُردوں میں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اپنے مرنے والوں کا ذکر خیر کے ساتھ کرو۔ میں چاہوں گا کہ اس ایوان کے اراکین خان عفار خان کی اس قرار داد پر گفتگو کرتے ہوئے کوئی ایسی بات نہ کریں جو خود فی نفسہ نزاعی بن جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : مولانا اس پہ ہر ایک کو اپنے اپنے اظہار خیال

[Mr. Deputy Chairman]

کا حق ہے۔ پروفیسر صاحب نے بڑے اچھے انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اعتراض کا باعث بن سکے۔ جی جناب جاوید جبار صاحب۔

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman. I would like to endorse the resolution moved by the Leader of the House. Mr. Muhammad Ali Khan and I offer my sincere condolences to the bereaved family. I would briefly submit three observations.

Mr. Chairman, I think Mr. Ghaffar Khan symbolises that very rare kind of figure in the third world in which people who are responsible for shaping the freedom struggle of countries do not go on to occupy positions of state power or government power. In most countries of the third world people who were associated with the liberation of societies tended to assume the mental of state power and political power immediately after independence but in this rare case this was a figure who was responsible for helping establish the foundations of the liberation struggle and who was then fortunate enough to see the creation of independent states in South Asia and I believe that his most primary contribution was the raising of awareness of economic injustice as the basis for struggle against colonialism and imperialism. I see that as his single greatest contribution because it was like the harbinger, a precursor of the kind of awareness that came in later years.

Secondly Sir, I think the remarkable characteristic was his advocacy of non-violance coming as he did from a society which had always traditionally to use force and violançe in order to protect its interests. This was a remarkable visionary achievement.

Lastly Sir, I think he played a major role in introducing the concept of modernization into South Asia in rejecting the traditional stereotypical processes of history and forcing people to think of the future. Thank you Mr. Chairman.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب چیئرمین ! قائد ایوان جناب خان محمد علی خان ہوتی صاحب نے جس انداز میں یہ قرارداد پیش کی ہے اس کی حمایت کرتے ہوئے میں اتنا ہی کہوں گا کہ ہر انسان نے دنیا ئے فانی سے جانا ہے اور قرآن حکیم خود کہتا ہے کہ " کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ "، اس میں چھوٹا ہو یا بڑا ہو اس کا عہدہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو، وزیر ہو یا سربراہ مملکت یا ایک غریب شخص ہو اس سے سروکار نہیں ہے لیکن حقیقت میں خان عبدالغفار خان اپنے نظریات میں، اسی کے مطابق، اس نے جو کچھ کام کیا ہے وہ کام جیسا بھی تھا اس سے دنیا جہان بھی اچھی طرح واقف ہے اس پر میں تبصرہ اس ایوان میں نہیں کروں گا بلکہ مجھے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ اس نے اپنی قوم اور ملک کے لیے کچھ نہ کچھ خدمات سرانجام دی تھیں۔ اور ہر انسان میں کچھ خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی ہوتی ہیں۔ خان غفار خان نے حقیقتاً پاکستان کی تخلیق میں ابتدا سے جس انداز میں جو کردار ادا کیا اور سرحد کے ریفرنڈم میں جو کردار ادا کیا، اس سے سروکار نہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اور مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! جناب قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا ! میں قائد ایوان کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اتنا ماننا پڑے گا۔ چاہے خوشی سے یا ناخوشی سے کہ خان عبدالغفار خان وہ شخصیت تھے جنہوں نے اپنا سیاسی قد و قامت اپنی جدوجہد سے بنایا تھا۔ یہ موروثی سیاست دان نہیں تھے۔ اور انہوں نے جنوبی ایشیاء کے اندر اپنا نام اجاگر کرنے کے لیے جو قربانیاں دی تھیں وہ یقیناً ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ خیالات کا اختلاف اپنی جگہ پر سہی، ان کا معاملہ اللہ

[Qazi Abdul Latif]

تعالےٰ کے سامنے پیش ہو چکا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سابقہ جانے والوں کو بھلائی سے یاد کیا کرو۔ کوتاہیاں ہر شخص میں ہوتی ہیں۔ ہم میں بھی ہیں اور کسی اور میں بھی ہیں سب میں ہیں لیکن جو شخص یہاں سے چلا جاتا ہے تو اس کا سارا اعمال نامہ خالقِ کائنات کے سامنے پیش ہو جاتا ہے بھلائی اور اچھائی کا فیصلہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ایک لفظ قائد ایوان نے فرمایا۔ اس کی طرف میں انکی توجہ مبذول کراؤں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ خان عبدالغفار خان نے سرزمین بے آئین کے لیے بہت بڑی قربانیاں دیں اور جدوجہد کی میرا خیال ہے کہ صوبہ سرحد کو سرزمین بے آئین کی اصطلاح سے یاد کرنا یہ انگریزوں کی ایک سازش تھی۔ صوبہ سرحد اپنی تہذیب کے لحاظ سے دنیا کا رہنما تھا اور آج بھی ہم کہتے ہیں کہ ہماری تہذیب و تمدن کسی سے پیچھے نہیں۔ ہمیں اس پر شرمانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہاں جو تہذیب و تمدن تھا وہ ایسا تھا کہ جس سے ہم دنیا کی رہنمائی کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ اور آج بھی الحمدللہ اس پر فخر ہے۔ بہرحال خان غفار خان ایک بہت بڑی ہستی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے۔

جناب محمد علی خان : نقطۂ وضاحت پر۔ جناب چیئرمین! میں نے اپنی تقریر کے دوران یہ انگریزوں کے ہی الفاظ استعمال کئے تھے جب اس زمانے میں ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں باقاعدہ آئین تھا وہاں ہائی کورٹ تھے جبکہ صوبہ سرحد میں جرگے کا سسٹم تھا۔ اور ہمارے ہاں کسی کے اختیارات نہیں تھے۔ ایک رپورٹ شدہ کیس ہے اور وہ حال ہی میں ایک میگزین میں بھی شائع ہو چکا ہے میرے گرینڈ فادر کے برخلاف اس زمانے میں انگریزوں

نے مقدمہ دائر کیا - ان کو اندر کیا، وہاں سے - وہ نکلے اور ہائی کورٹ بمبئی گئے اور وہاں انہوں نے اپنا کیس لڑ کر جیتا اور واپس صوبہ سرحد آئے تو اسی طرف میں نے اشارہ کیا تھا کہ ہمارے یہاں اس وقت قانون نہیں تھا، آئین نہیں تھا صوبہ سرحد کو انگریزوں نے بالکل ایک secluded حصہ بنا دیا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی حسین بخش بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین ! میں قائد ایوان کی اس تحریک کی حمایت کرتا ہوں۔ جو انہوں نے اس معزز ایوان میں خان عبدالغفار خان کی موت پر پیش فرمائی ہے۔ میں اس بات کو بہت اہمیت دیتا ہوں جو میرے بزرگ رہنما قاضی عبداللطیف صاحب نے فرمائی۔ کہ کتنے عظیم ہیں وہ لوگ جو اپنا نام اپنا مقام تاریخ کے اوراق پر اپنی ذاتی جدوجہد سے ثبت کرتے ہیں۔ وہ لوگ بہت ہی عظیم ہیں۔ اس زمرے میں خان عبدالغفار خان کا نام اس برصغیر میں گنے چنے ان لوگوں میں سے ایک ہے۔ خان عبدالغفار خان نے اہالیان ہند کے ساتھ مل کر انگریز سامراج کے خلاف جس جرأت اور بہادری کے ساتھ جدوجہد آزادی میں حصہ لیا۔ آج ہندو پاکستان کو جو آزادی انگریز سامراج سے لڑ کر نصیب ہوئی ہے میں ان کی اس جدوجہد پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ عجیب اتفاق ہے کہ ۱۹۶۲ء میں مجھ جیسے ایک کمزور آدمی کو بھی خان عبدالغفار خان کے ساتھ سنٹرل جیل حیدر آباد میں تین مہینے اکھٹے رہنے کا موقع ملا۔ میں نے اس شخص کو بہت قریب سے دیکھا۔ وہ اپنے طور پر ایک انتہائی مذہبی آدمی تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے بہت ہی پابند اور اپنے خیالات کے اندر کافی جرأت رکھتے تھے اور جو کچھ وہ ذہن میں رکھتے تھے اُس کا اظہار بھی بڑے خوبصورت انداز میں کرنا جانتے تھے۔ جہاں تک ان کی سیاست کا

[Mir Hussain Bakhsh Bangulzai]

تعلق ہے ان کی سیاست اور ان کے سیاسی خیالات ان کے اپنے سٹائل کے تھے۔ جس کے ساتھ اختلاف بھی ہو سکتا ہے اور اتفاق بھی ہو سکتا ہے۔ اور جن خیالات و سیاست کے ساتھ پاکستان کے عوام کو اختلاف بھی رہا ہے اور اتفاق بھی رہا ہے۔ لیکن ایک آزاد انسان کی حیثیت سے اور ایک آزاد معاشرے میں رہنے کی حیثیت سے یہ ایک انسان کا بنیادی حق بنتا ہے کہ وہ اپنے طور پر جو سمجھے اس کا اظہار جرأت کے ساتھ کرے۔ جناب والا! آخر میں میں جناب قائد ایوان کی اس تحریک کی حمایت کرتے ہوئے یہ تجویز کروں گا کہ ایوان کی طرف سے ایک تعزیتی قرارداد منظور کر کے اس کے خاندان کو بھیج دی جائے اور ہم یہ دعا کریں کہ خدا رحلت فرمانے والے کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اس کے پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔

Mr. Deputy Chairman : Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I join the other members of this House and the Leader of the House in expressing our deep sorrow and grief on the death of Khan Abdul Ghaffar Khan who was a leading personality of this Sub-Continent. He was respected highly not only in Pakistan but even in India, as we know the way he was treated there for his illness. He was a man of great convictions. Whatever he felt, people may agree or disagree with him, but he did not hesitate to give the greatest sacrifice for his convictions. I join the House in praying to Almighty Allah to bless his soul so that he may rest in peace.

Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین : سید فضل آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمن الرحیم،

جناب چیئرمین ! میں لیڈر آف دی ہاؤس اور باقی ساتھیوں کے خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے خان صاحب کے بارے میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ خان صاحب نے انگریز سامراج سے ہمیں آزادی دلاتے ہوئے جو جدوجہد متحدہ ہندوستان کے دوران کی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اور پاکستان بننے کے بعد پاکستان کے اندر بھی خان صاحب کا جو کردار رہا ہے وہ ملک کی سلامتی کے لیے بالکل رہا ہے۔ وہ ایک خدائی خدمت گار تھے۔ وہ ایجی ٹیشن کی سیاست پر یقین نہیں رکھتے تھے وہ تمام انسانیت کے بہی خواہ تھے اور سب انسانوں کی بہتری کے لیے وہ ہمیشہ سوچا کرتے تھے۔ وہ self-made سیاست دان تھے۔ ان کا شمار برصغیر کے بلند اور مایۂ ناز سیاست دانوں میں ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں ایک جانے پہچانے سیاست دان تھے۔ ان کا اپنا ایک طور طریقہ تھا۔ وہ کسی ایکسپلا ئیٹیشن یا ایجی ٹیشن پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے انسانیت کی خدمت کے لیے ساری زندگی گزاری ہے انہوں نے اپنے بچوں سے بھی سیاست میں اتفاق نہیں کیا بلکہ اپنے پیروکار الگ انہوں نے بنائے اب وہ ہم سے رخصت ہو گئے ہیں۔ خدا کرے کہ اس ملک میں اس قسم کے خدائی خدمت گار جذبے کے کچھ لوگ اور بھی ہوں۔ جو اس ملک کے عوام کی بہتری کے لیے صرف خدا کے واسطے سوچ سکیں۔ اس وقت میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ خدا ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ۔ جی جناب خضر حیات صاحب۔

سردار خضر حیات خان : جناب چیئرمین ! میں قائد ایوان اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ خان عبدالغفار خان کی وفات پر اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں

[Sardar Khizar Hayat Khan]

کرتا ہوں کہ جناب خان صاحب کی وفات سے پاک و ہند ایک بڑے مدبر اور سیاست دان سے محروم ہو گیا ہے اور ایک باب کا خاتمہ ہو گیا ہے جو آزادی پاکستان کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ جناب خان عبدالغفار خان اس قسم کے انسان تھے جنہوں نے اپنے طور پر اپنی سیاست کو اپنے اپنے ساتھ رکھا اور ساری عمر اس پر چلتے رہے۔ اور اس پر کسی قسم کی کوئی چیز قبول نہیں کی۔ بلکہ اپنے خیالات پر ڈٹے رہے ان کے خیالات جو بھی تھے ہم ان کی قدر کرتے ہیں۔۔۔ اللہ تعالے انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر دے کہ وہ اس صدمے کو برداشت کر سکیں اور ملک میں وہ فضا برقرار رہے جس کے ساتھ ملک کے عوام اس چیز کے ساتھ چلیں۔ خان عبدالغفار خان جس قسم کی سیاست بھی کرتے تھے اس سے لوگوں کو اختلاف ہو سکتا ہے لیکن وہ اپنی بات پر ہمیشہ قائم رہے۔ انہوں نے اپنی سیاست کے لیے سب کچھ کیا۔ ہندوستان کی آزادی میں ان کا خاصا مقام ہے۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جس طریقے سے بھی کام کیا وہ اپنے لیے اور اس وقت کی آزادی کے لیے ضروری تھا۔ اس لیے پاک و ہند کی آزادی ان کی کوششوں کی بھی مرہون منت ہے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اظہار رائے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہوتا ہوں اور ان کے خاندان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ اللہ تعالے انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جی سیّد عباس صاحب۔

سید عباس شاہ : میں قائد ایوان کی پیش کردہ تحریک کی حمایت کرتا ہوں۔ آج باچا خان کی وفات پر اس ایوان میں جو سجیشن ایک جمہوری حکومت پیش کر رہی ہے وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ کیونکہ پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ مخالفتوں کی بنیاد پر ہمیں کافی تکالیف ہوئی ہیں لیکن وہ ایک ایسی شخصیت تھی جس نے اندازاً سو سال تک اپنے نظریئے کے لیے بہت کام کیا اور ان کی حیثیت جو کہ خدائی خدمت گار کے طور پر انہوں نے پیش کی تھی اور جیسے میرے معزز دوست جناب جاوید جبار صاحب نے کہا کہ انہوں نے ایک ایسی tribe جس کو hot tempred کہتے ہیں ان کو وہ سیاست سکھائی کہ جس میں برداشت اور سوجھ بوجھ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیئے اور جس کو non-violence کی سیاست کہتے ہیں۔ اس کو اس tribe میں introduce کیا، یقیناً ان کے نظریات کی ہم نے مخالفت کی ہوگی اور کرتے رہیں گے۔ لیکن اس امر کو ہم بھول نہیں سکتے ہیں کہ ان کی زندگی اپنے نظریات کے مطابق تھی۔ اس نے اپنے آپ کو وقف کیا تھا اور ہر حالات کا مقابلہ بڑے باجرأت طریقے سے انہوں نے کیا، آج ایک پشتون کی حیثیت سے یقیناً مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ بادشاہ خان ایک غلام زمین پر دفن ہو رہے ہیں لیکن میں اللہ تعالیٰ سے اس موقع پر یہ دعا کرتا ہوں کہ ایک آدمی نے جو اتنی لمبی مدت تک قربانی کی اور جہاں پر وہ دفن ہو رہے ہیں اس زمین کو خدا آزاد کرے اور ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے میں امید کرتا ہوں ان طاقتوں سے کہ وہ بھی ایک سیاستدان کی، اس انسان کی، جس نے خدمات انجام دی ہیں اس کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے وہ اپنی افواج واپس بلا کر

[Syed Abbas Shah]

اس زمین کو آزادی کا موقع دیں گے، آخر میں میں ایک بار پھر دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کی مغفرت کرے، شکریہ!

جناب ڈپٹی چیئرمین : شہزادہ برہان الدین ۔

مجاہد برہان الدین خان: جناب والا! میں لیڈر آف دی ہاؤس کا احترام کرتا ہوں، وہ قابلِ احترام ہستی ہیں انہوں نے اپنی سٹیٹسمین شپ کا صحیح نمونہ دیا ہے جو اس قرارداد کو پیش کیا ہے، باچا خان صاحب نہایت ہی اونچی ہستی تھے، وہ قربانی اور جرأت کا نمونہ تھے، انہوں نے اپنی تمام زندگی انگریزوں کی جیلوں میں کاٹی اور جو خواتین اور ان کے ساتھی سرخ پوش تحریک میں انہوں نے جو انگریزوں کے صدمے سہے ہیں وہ فرنٹیئر کا کوئی بھی انسان بھول نہیں سکتا ہے، آج وہ اس دنیا سے چلے گئے ہیں ان کے لیے ہم ضرور افسوس کرتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور بھی ایسے باجرأت لوگ ہمارے ملک میں پیدا کرے۔ جو کہ باہمت ہوں، باجرأت ہوں اور وہ اپنے ملک کی ہر چیز کے لیے ایسی ہی قربانی دے سکیں جیسے کہ خان عبدالغفار خان دیتے رہے ہیں میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کی اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ملک نسیم احمد آہیر : جناب چیئرمین! میں بھی قائد ایوان کی اس قرارداد کی حمایت میں کھڑا ہوا ہوں، خان عبدالغفار خان، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ برصغیر کی آزادی میں ان کا ایک اہم رول رہا ہے اور پاکستان بننے کے بعد ان کے اپنے جو نظریات تھے اس پر وہ مستحکم رہے اس سے تو اس ملک کے بہت سے لوگوں کو اختلاف رہا اور رہے گا بھی لیکن جہاں تک ان کی

ذاتی عظمت کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ اس سے کسی کو بھی انکار نہیں جو بھی ان کے نظریات تھے وہ ان پر ڈٹے رہے اور اس کے لیے انہوں نے قربانی دی، انگریزوں سے وہ برسرپیکار رہے اور آج برصغیر آزادی کی نعمت سے فیض یاب ہے اور جس میں ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش بھی شامل ہیں۔ تو وہ ان رہنماؤں میں سے تھے جنہوں نے انگریزوں کے ساتھ ٹکر لی، اس وطنِ عزیز کی آزادی کے لیے، پاکستان بننے کے بعد ان کے اپنے نظریات کی وجہ سے پاکستان کی عظیم اکثریت جو تھی اس کا ان کے نظریات سے ٹکراؤ رہا لیکن وہ اپنی سوچ پر ڈٹے رہے اور ان سے اختلاف کرتے ہوئے بھی ان کی ذات کا جہاں تک تعلق تھا پاکستان کے عوام ان کا احترام کرتے رہے اور ایک آدمی میں اتنی خلوص نیت تھی، اتنی جرأت تھی کہ باوجود اس کے کہ ایک بہت بڑی تعداد جو ان کے اپنے بھائیوں میں سے تھی. وہ بھی ان کے نظریات سے متفق نہ تھی انہوں نے کبھی کسی سٹیج پر بھی اپنی اس خامی یا کمزوری کو جو ان کے نظریات میں بقول دوسرے لوگوں کے ہوسکتی تھی اس کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا اور اپنے نظریے جس کو وہ حق سمجھتے تھے. اسی پر ڈٹے رہے اور قربانیاں بھی دیں اب جب موت آتی ہے تو جتنے بھی تنازعات ہوتے ہیں ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے، آج عبدالغفار خان ہم میں نہیں ہیں انہوں نے جو اس ملک کی اس برصغیر کی آزادی کے لیے جو قربانیاں دی ہیں میرا خیال ہے کہ انکا اپنا تاریخ میں ایک مقام رہے گا اور جس انداز سے انہوں نے جدوجہد کی ہے اس میں بھی شاید بہت کم لوگ ہوں گے جو ان کے پایہ کے برابر ہوں گے ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عنایت

[Malik Nasim Ahmad Aheer]

فرمائے، ان کی جو قربانیاں تھیں برصغیر کی آزادی کے لیے اس کا ان کو اجر عطا فرمائے اور ان کے جو پسماندگان ہیں ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کے نظریات کے بارے میں، میں آج تمام پاکستانی بھائیوں کی طرف سے چونکہ اکثر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ پنجاب کے لوگ شاید ان کے نظریات سے کچھ زیادہ شدت سے اختلاف کرتے تھے، نہیں، جہاں تک تعلق ہے نظریات سے اختلاف کا تو وہاں پاکستان کے کثیر لوگوں نے ان سے اختلاف کیا، بہت بھاری اکثریت نے اختلاف کیا لیکن جہاں تک انکی برصغیر کی آزادی کے لیے قربانیوں کا تعلق ہے تو ہم سب انکا اعتراف کرتے ہیں، ان کے لیے دعاگو ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور میں قائد ایوان کی اس تحریک کی جو انہوں نے پیش کی ہے تائید کرتا ہوں۔ شکریہ!

جناب <u>محمد محسن صدیقی</u> : جناب چیئرمین ! میں قائد ایوان کی اس تحریک کی پوری تائید کرتا ہوں ہر مہذب قوم اور اسلام کا بھی یہی طریقہ ہے کہ اگر ہم میں سے کوئی اللہ کی جوارِ رحمت میں چلا جائے تو ہم اسے اچھی باتوں سے یاد کریں یقیناً اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ خان عبدالغفار خان کا آزادی ہند کی جدو جہد میں ایک اچھا اور معتبر کردار رہا ہے مگر ہمیں ہر دور میں اختلاف رہا اور آج وہ اختلاف ان کی ذات اور انکی موت سے ختم بھی ہو سکتا ہے۔ جہاں تک ان کے نظریات کا سوال تھا نہ صرف یہ کہ ہمیں اختلاف تھا بلکہ ان کے ساتھیوں کو بھی اختلاف تھا جن لوگوں نے انڈیا ونز فریڈم حضرت ابوالکلام آزاد کی کتاب پڑھی ہو گی تو اس سے بھی ان کو اندازہ ہوا ہو گا وہ اس مرحلے پر جب کہ دوسرے ان کے ہمنوا اور ساتھی اور ایسے لوگ جو پاکستان کی تحریک کے خلاف تھے مگر جب پاکستان بن گیا تو انہوں نے اس کے لیے دعائیں مانگیں اور اچھے خیالات کا اظہار کیا ہم نے ان

کے ساتھ ہمیشہ ایسا رویہ رکھا کہ کسی طریقے سے ان کے نظریات نہ بدلیں مگر ان کا رویہ ضرور بدل جائے چنانچہ آپ کو یاد ہوگا کہ اس پاکستان میں ہم نے ان کے بھائی کو ون یونٹ کا چیف منسٹر بنایا اور ہم ان کے بڑے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس ملک کی تعمیر میں بڑا حصہ لیا ہمیں بڑی خوشی ہوتی اگر خان عبدالغفار خان بھی ہمارے اس ملک کی تعمیر میں پورا پورا حصہ لیتے مگر بہر صورت یہ ان کا اپنا کردار تھا اور یہ صحیح ہے کہ ہمارے چند لوگوں نے یہ کہا کہ وہ ایک متنازعہ شخصیت تھے، متنازعہ شخصیت یقیناً ہونے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ تنازعہ دیانتداری پر مبنی ہو اور عقائد پر مبنی ہو۔ اس لیے میں پوری تائید کرتے ہوئے یہ ضرور گزارش کروں گا کہ آئندہ کا مؤرخ جو بھی لکھے گا ان کی یہ خدمات، ان کا یہ کردار کہ انہوں نے انگریز کے خلاف برصغیر ہندوستان کی متحدہ جدوجہد میں پورا اور بھرپور کردار ادا کیا، خدا انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم نہ صرف اپنے کردار کی بلندی رکھیں بلکہ نظریات کی بلندی بھی رکھیں۔

جناب وسیم سجاد: جناب چیئرمین صاحب! میں بھی ان خیالات سے اتفاق کرتا ہوں جن کا اظہار میرے معزز دوستوں نے اس ایوان میں کیا ہے۔ خان عبدالغفار خان نے برصغیر کی سیاسی آزادی کے سلسلے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کی انفرادیت یہ تھی کہ وہ ہمیشہ اپنے نظریے اور خیالات کے مطابق ڈٹے رہے نہ صرف ڈٹے رہے بلکہ اس کے لیے انہوں نے مصیبتیں اٹھائیں اور بہت سی تکلیفیں اٹھائیں لیکن جو بھی ان کے نظریات تھے وہ اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ ایک قصہ مجھے یاد ہے یہ غالباً ۶۱ – ۱۹۶۰ کی بات ہے۔ ایوب خان کا دور تھا۔ کچھ بیانات

[Mr. Wasim Sajjad]

دینے اور کچھ ایسی باتوں کے سلسلے میں انکی ڈیٹنشن (نظر بندی) کی گئی تو ان کا کیس میرے والد صاحب کے سامنے پیش ہوا بطور ڈیٹنشن بورڈ میں جب وہ پیش ہوئے تو انہوں نے خان صاحب سے کہا کہ آپ نے فلاں فلاں بیان دیا ہے تو خان صاحب نے کہا کہ "جی ہاں میں نے دیا ہے تو انہوں نے کہا کہ خان صاحب اگر آپ نے بیان دیا ہے تو آپ کو چھوڑنا مشکل ہو جائے گا تو کہنے لگے کہ جج صاحب میں نے آپ سے کب کہا ہے کہ مجھے چھوڑ دیں آپ خود ہی چھوڑنے کی باتیں کر رہے ہیں یہ میرے نظریات ہیں اور میں ان پر قائم ہوں تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ بڑے باہمت اور بڑے کردار والے شخص تھے جو بھی ان کا نظریہ تھا کچھ لوگوں کو ان سے اختلاف بھی رہا لیکن ان کی انفرادیت یہ تھی جو بھی ان کا خیال تھا جو بھی ان کا نظریہ تھا اس پر وہ قائم رہے اور اس کے لیے وہ ہمیشہ جدو جہد کرتے رہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے ان کی مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ جناب!

جناب ڈپٹی چیرمین: جناب محمد علی خان لیڈر آف دی ہاؤس

جناب محمد علی خان: آپ کی اجازت سے میں خان عبدالغفار خان مرحوم کی وفات پر مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

"سینٹ کا یہ ایوان جناب عبدالغفار خان کی افسوسناک موت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک ممتاز سیاست دان اور مخلص سماجی کارکن یعنی خدائی خدمت گار تھے جو تمام عمر اپنے نظریئے اور سیاسی فلسفے سے پوری طرح وابستہ رہے۔ انہوں نے تقریباً ایک صدی تک اپنے مشن کے حصول کے لیے تگ ودو کی۔ یہ ایوان ان کی مغفرت کے لیے

دعا کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے گہری ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔" اس قرار داد کی کاپی لواحقین کو ارسال کی جائے"۔ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ، جہاں تک قرار داد اور تعزیت کے پاس کرنے کا تعلق ہے وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن میں اپنی انفارمیشن کے لیے کیونکہ کچھ اہل الرائے اصحاب تشریف رکھتے ہیں۔ مولانا کوثر نیازی صاحب ہیں، قاضی عبداللطیف صاحب ہیں، پروفیسر خورشید احمد صاحب ہیں! ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب تک مرحوم کا جنازہ اور تجہیز و تکفین نہ ہو جائے کیا ان کے لیے ہم دعائے مغفرت کر سکتے ہیں۔ میں اپنی معلومات کے لیے شرعی نقطہ نظر سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

قاضی عبداللطیف : ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے تو بسم اللہ۔ لیڈر آف دی ہاؤس کی طرف سے جو تعزیتی قرار داد پیش کی گئی ہے کیا ایوان کو منظور ہے؟

(قرار داد منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! قاضی صاحب آپ دعا کریں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Chairman : Question Hour.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! سوالات کا جو وقفہ ہے وہ ایک گھنٹہ ہے تو کیا وہ اس ٹائم سے شروع ہوگا یا جو کارروائی ہے وہ اس ٹائم سے شمار ہو گی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں جس وقت سے آپ شروع کریں گے۔ مولانا ۳۵ - ۱۰ ہو چکے ہیں - جی مولانا کوثر نیازی صاحب۔

جناب وسیم سجاد : ویسے جناب میں وضاحت کر دوں آج تو آپ نے خصوصی مہربانی فرمائی ہے کہ کوسچن آور کو ۳۵ - ۱۰ سے شروع کیا ہے لیکن رولز کے مطابق جو فرسٹ آور ہوتا ہے وہ کوسچن آور ہوتا ہے۔ لیکن آج جناب نے جو حکم فرمایا ہے وہ ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں نے اس لیے کیا کہ اس میں سوالات کچھ اہم بھی نظر آتے ہیں۔

جناب وسیم سجاد : ٹھیک ہے جناب۔ میں نے اسی لیے کہا کہ یہ کہیں رولنگ نہ بن جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : رولنگ نہیں دراصل عبدالرحیم میرداد خیل صاحب ہمیشہ خلوص سے بات کرتے ہیں لہٰذا میں ان کے خلوص کی قدر کرتا ہوں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں نے اس لیے کہا ہے کہ اگلے پچھلے سارے گناہ کہیں اسی میں نہ بخش دیئے جائیں۔ ذرا اس کا بھی خیال کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ویسے قواعد کے مطابق تو یہ ہے کہ پہلا گھنٹہ سوالات کے لیے بنتا ہے اور الیکشن میں جو ٹائم لگ گیا ہے . . . . مگر یہ ہاؤس کی مرضی ہے میں آپ پر چھوڑتا ہوں - مولانا کوثر نیازی صاحب سوال نمبر ۱۱۱ -

STREET LIGHTS G-10/3, ISLAMABAD

111. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Water and Power be leased to state whether it is a fact that the street lights have not been provided to ategory II Houses in G-10|3, Islamabad ; if so, the reasons thereof and the ex- ected date by which these street lights will be provided ?

Kazi Abdul Majeed Abid : Street lights could not be provided earlier be- use the particular type of poles required for the purpose could not be procured. rlier. These poles have now been procured and WAPDA has promised to mplete the work within the next three months.

مولانا کوثر نیازی - کیا جناب وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ جی ۱۰/۲ میں بجلی پانی اور سوئی گیس نہیں فراہم کی گئی وہ کب تک فراہم کردی جائے گی ؟

قاضی عبدالمجید عابد : بجلی کا تو میں نے عرض کیا کہ تین مہینے میں Wapda has promised to complete the work. باقی گیس کا مجھے علم نہیں -

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! وہ آپ نے جی ۱۰/۳ کے بارے میں فرمایا ہے میں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جی ۱۰/۲ کی بھی بات کر رہا ہوں -

قاضی عبدالمجید عابد : جناب والا ! جی ۱۰/۲ کے لیے بھی منسٹر آف واٹر اینڈ پاور کی طرف سے تاکید پر تاکید کی جا رہی ہے کہ اس کے کام کو بھی تیز کریں -

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! وزیر صاحب بتائیں گے جی ۱۰/۲ کی کیٹیگری بھتری مین سٹریٹ لائٹس لگانے کا حکومت کا کوئی ارادہ ہے۔

قاضی عبدالمجید عابد : جناب والا ! اس کا دارو مدار وسائل پر ہوگا۔ اگر سی ڈی اے کے پاس وسائل ہیں تو سی ڈی اے پورا کرے گی۔

مولانا کوثر نیازی : نیت تو ہے ناں جناب والا !

قاضی عبدالمجید عابد : سر بفضل خدا اس حکومت کی نیت ہمیشہ نیک رہی ہے

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال ۔ جناب عبدالرحیم میر داد خیل صاحب۔

ELECTRIFICATION OF VILLAGE NAROTA

HARIPUR HAZARA

112. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that electrification plan of village Narota in Tehsil Haripur Hazara was sanctioned for the year 1986-87 but the concerned department after having started the work has left it incomplete; and

(b) if answer to (a) above be in the affirmative the reasons for the delay caused in the completion of the electrification work and the expected date by which the electricity will be provided to the village of NAROTA; and the adjacent localities of village Baghpur Dehri (Bhirreh) Tehsil Haripur?

Kazi Abdul Majid Abid: (a) Yes. Village Narota, Tehsil Haripur was approved for electrification by the Provincial Government during 1986-87 and work in this village has been completed in October, 1987.

(b) Village Baghpur Dehri (Bhirreh) Tehsil Haripur was approved under the directives of the Prime Minister and work in this village was completed in December, 1987.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ یہ جو جواب دیا گیا ہے، جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ غلط ہے موضع نورو ٹہ کی آبادی، جہاں گورنمنٹ پرائمری سکول ہے اور اس کے علاوہ گورنمنٹ کی عمارتیں بھی ہیں، وہاں کھمبے نہیں لگائے گئے ہیں۔ تو اس امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لیے کیا وزیر صاحب احکامات جاری کریں گے؟

قاضی عبدالمجید عابد : میں آنریبل سینیٹر صاحب کو یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ "کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی" لیکن جو سوال انہوں نے کیا تھا اس کا جواب انہیں مل چکا ہے۔ باقی اگر کوئی شکایت یا گلہ و شکوہ رہ گیا ہے تو وہ بھی مجھے پہنچائیں، انشاء اللہ میں اس کی تحقیقات کروں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی، کوئی اور ضمنی سوال؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! سوال کے جزو (ب) میں جو کہا گیا ہے، تو کیا بانغ پور ڈھیری کے محلہ کنڈ اور گنیلی میں، وزیراعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت بجلی فراہم کرنے کے سلسلے میں جو ایک معزز ممبر نے بھی اپنے کوٹہ میں سے درخواست کی تھی کیا بجلی فراہم کرنے کے سلسلے میں کیا وہ احکامات جاری کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : انفرادی طور پر کنکشن دینے کا سوال نہیں ہے یہ تو پالیسی میٹر ہے۔ جی قاضی صاحب، آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

قاضی عبدالمجید عابد : میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو درخواست انہوں نے کی ہے اگر وہ مقرر کردہ Criteria پر پورا اترے گی تو انشاءاللہ اس پر پوری توجہ دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوئی اور ضمنی سوال ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! کیا وزیر محترم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ سرحد سے جہاں سے بجلی پیدا ہوتی ہے، وہاں کے گاؤں کو ترقیاتی پروگرام کے تحت، ترجیحی بنیاد پر بجلی فراہم کرنے کے لیے کوئی طریقہ کار مقرر کیا ہوا ہے ؟

قاضی عبدالمجید عابد : جناب چیئرمین ! آپ خود ہی محسوس کرتے ہوں گے کہ اس سوال کے جواب سے یہ ضمنی سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : بجا ہے جی، آپ کوئی اور سوال پوچھ لیجئے جی .... ٹھیک ہے اگلا سوال، جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب، سوال نمبر ۱۱۳۔

STAFF WORKING IN SUI NORTHERN GAS CO.

113. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the total number of persons working at present in officer grade Nos. 1, 2, 3 and 4 in Sui Northern Gas Company indicating their names, designations and educational qualifications with grade-wise break-up, and the fringe benefits allowed to them ?

Ch. Nisar Ali Khan: The total number of persons working in officers Grade-I to 4 is 293, as detailed below :—

Grade I	50
Grade II	57
Grade III	97
Grade IV	89
Total	293

The grade-wise details regarding the names, designation, qualification and fringe benefits is annexed at 'A' and 'B'.

(Annexures have been placed in the Senate Library.)

جناب ڈپٹی چیئرمین : ضمنی سوال، میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب، میں ضمنی سوال تو نہیں کروں گا لیکن بات یہ ہے کہ یہ گریڈ وائز۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اب آپ پھر اس پر ضمنی سوال ہی کریں گے؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب یہ جو یہاں بائیو ڈیٹا دیا گیا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ کیا یہ اردو میں تیار ہونا ممکن نہیں تھا؟

چوہدری نثار علی خان : انشاء اللہ تعالیٰ، آئندہ اردو میں مہیا کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! قاضی صاحب، آپ سوال پوچھنا چاہ رہے تھے۔

جناب عبدالمجید قاضی : جناب یہاں لکھا ہوا ہے کہ منسلکہ انیکسچر سینٹ کی لائبریری میں موجود ہے۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم وہ پڑھیں گے تو پھر ہی ضمنی سوال ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرا خیال ہے کہ وہ تو پیش کر دیئے گئے ہیں۔

جناب عبدالمجید قاضی : یہاں تو یہی لکھا ہوا ہے۔ لائبریری میں رکھ دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سینٹ لائبریری کا مطلب ہے کہ ہاؤس میں رکھ دیئے ہیں۔ آپ کی میز پر ہوں گے۔۔ کوئی اور ضمنی سوال تو نہیں۔۔۔ اگلا سوال جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب سوال نمبر ۱۱۴۔

MEDICAL EXPENDITURE FOR 1986-87 OF SUI NORTHERN GAS CO.

114. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the total amount spent by Sui Northern Gas Company on its workers on account of overtime and medical charges during the financial year 1986-87 indicating also the names and designations of those persons who have not received medical charges during the above period?

Ch. Nisar Ali Khan: The details are as under:—

Overtime	Rs. 41.413,488.00
Medical Treatment	Rs. 30,573,958.00
Total ..	Rs. 71,987,446.00

Information about the names and designation of those persons who have not received medical charges is being collected and will be placed on the Table of the House as soon as it is received.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ وہ افراد جو آٹھ گھنٹے کام کرتے ہیں اور ان کو آپ اوور ٹائم دیتے ہیں، ان افراد کے اوور ٹائم کے حصول کا کوئی معیار آپ نے برقرار نہیں رکھا؟

چوہدری نثار علی خان : معیار تو قائم ہے لیکن میں، اس موقع پر معزز رکن کا اس سوال کے سلسلے میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات وہ ہمارے نوٹس میں لائے۔

سوئی ناردرن گیس جو کہ ایک کمپنی ہے، وہ کمپنیز ایکٹ کے تحت ایک آزاد کمپنی ہے لیکن وہ وزارت پٹرولیم کے تحت ایک over-seeing باڈی ضرور ہے

بہر حال یہ جو فگرز دیئے گئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ کچھ تھوڑا بہت فنڈ misuse ہوا ہے۔ جب یہ سوال میرے نوٹس میں آیا تو میں نے ایم ڈی سوئی ناردرن گیس کو یہ ہدایات دی ہیں کہ وہ اس سلسلے میں ایک واضح پالیسی اور گائیڈ لائن مقرر کریں اور یہ ensure کریں کہ ان فنڈز کا خواہ وہ میڈیکل کے لیے ہوں، خواہ یہ اوور ٹائم کے لئے ہوں، misuse نہ ہوں۔ اس سوال کے نتیجے میں ہم نے Security point of view سے ہر آفس میں رجسٹر دے دیئے ہیں اور وہاں ہم نے سیکیورٹی کے آدمی متعین کر دیئے ہیں جن کی یہ ذمہ داری ہو گی کہ وہ چیک کریں کہ جن لوگوں نے اوور ٹائم کلیم کیا ہے اور اس سلسلے میں رجسٹر پہ دستخط کر رہے ہیں، وہ خود عملی طور پر وہاں موجود ہیں یا نہیں۔

جہاں تک میڈیکل کا تعلق ہے، اس سلسلے میں گزارش ہے کہ یہ ایک بہت وسیع انفارمیشن ہے، جو ہمیں چاہیئے جو کہ نہ صرف ملازمین سے متعلقہ ہے بلکہ انکی فیملیز سے بھی متعلقہ ہے اس لیے جونہی یہ انفارمیشن حاصل ہوئی، ہم آپ کے سامنے مہیا کر دیں گے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے وضاحت کر دی ہے لیکن میں اتنا پوچھنا چاہوں گا کہ طبی علاج کے لیے کیا طریقہ کار ہے یعنی کیا یہ پرائیویٹ طور پر دوسرے ہسپتالوں سے اپنے ملازمین کا علاج کراتے ہیں یا ان کی کمپنی کی طرف سے کوئی معیاری ہسپتال قائم ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

چوہدری نثار علی خان : میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف شہروں میں اچھے ہسپتال ! earmarked کر دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً پنڈی میں تین/ چار ایسے ہسپتال ہیں جو کہ earmarked ہیں اور کمپنی کے ملازمین وہاں جا کر اپنا علاج کروا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! سوال نمبر ۱۱۵، جناب عبدالرحیم میرداد خیل۔

PROMOTION OF G.M. IN THE SUI NORTHERN GAS CO.

115. ***Mr. Muhammad Ishaq Baluch :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether the promotions made recently to the posts of General Managers in the Sui Northern Gas Company were in accordance with service rules of the executive staff of the Company ; and

(b) the reasons for which the Secretary, Purchase and Stores Manager, L.P.G., Manager Distribution and the Manager, Tele-Com., were not promoted against these posts of General Managers ?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) Yes.

(b) Executives mentioned in this question were also considered by the competent authority but were not found eligible|suitable for promotion.

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال .... نہیں .... اگلا سوال، نمبر ۱۱۶
جناب عبدالرحیم میرداد خیل۔

STAFF ASSOCATION OF THE SUI NORTHERN GAS CO.

116. ***Mr. Muhammad Ishaq Baluch :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the total number with names of the officers| Staff-Association of the Sui Northern Gas Company registered with the National Industrial Relations Commission ?

Ch. Nisar Ali Khan : At the moment there is one association only namely "Sui Northern Executive Officers Association", which is registered with the NIRC.

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال . . . . نہیں . . . . . اگلا سوال، ملک سعداللہ خان صاحب ۔

SERVICE RULES OF THE SUI NORTHERN GAS CO.

117. *. **Malik Sadullah Khan :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the reasons as to why the Executive Staff Service Rules of the Sui Northern Gas Company have not been notified in the Gazette by National Industrial Relations Commission, Islamabad.

Ch. Nisar Ali Khan : The rules were not notified in the Gazette by NIRC because it is not obligatory on the part of the company to have the rules regulated by NIRC.

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال . . . . نہیں ہے . . . . . اگلا سوال، ملک سعداللہ خان صاحب ۔

OFFICERS AND WORKERS IN THE SUI NORTHERN GAS CO.

118. ***Malik Sadullah Khan :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the total number of workers and officers recruited in Sui Northern Gas Company since 1st February, 1985 with district-wise break-up indicating also their names, educational qualifications and grades ?

Ch. Nisar Ali Khan : The total number of full-time workers and officers recruited in the Company since 1st February, 1985 is 253. The names and particulars showing district-wise domicile, grade and qualification are enclosed separately at Annexures 'A' for workers and 'B' for officers.

(Annexures have been placed in the Senate Library.)

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال . . . . نہیں . . . . اگلا سوال، سردار محمد یوسف ساسولی ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ان کے ایما پر سوال نہیں پوچھا جا سکتا کیونکہ وہ اجلاس میں حاضر ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے جی ، سوال نمبر ۱۱۹ -

EXECUTIVE STAFF IN THE SUI NORTHERN GAS CO.

119. ***Sardar Muhammad Yousaf Sasoli:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the total number of grades of Executive staff in the Sui Northern Gas Company indicating also the rate of annual increment allowed in each grade ?

Ch. Nisar Ali Khan: The total number of grades of Executive staff in the Company is 9. The pay scale and the annual increment of each grades is given below :—

Grade	Pay Scales with Annual Increments
I	1850—100—3550
II	2340—115—3950
III	2765—130—4975
IV	3330—150—6030
V	3760—180—7000
VI	4185—225—7785
VII	4890—260—8530
VIII	6300—325—9550
IX	7000—325—10250

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ سردار صاحب کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں یا کوئی اور صاحب ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : وزیر محترم نے یہ جو گریڈ وائز فہرست دی ہے اسی کے مطابق کیا یہ صوبہ وار ملازمین کی تعداد بتا سکتے ہیں ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : مولانا صاحب ، اس کے لیے میرے خیال میں
فرلیش کوئسچن درکار ہوگا ۔ کیونکہ اس کا سوال سے کوئی متعلق نہیں ہے ۔ جی
نثار صاحب کیا آپ بتا سکیں گے یا فرلیش کوئسچن کی ضرورت ہے ؟

چوہدری نثار علی خان : جی ، فرلیش کوئسچن چاہیئے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی کوئی اور ضمنی سوال ۔ نہیں ہے ۔۔ اگلا سوال
۱۲۰ ۔ سردار محمد یوسف ساسولی صاحب ۔

TRAINING OF OFFICIALS IN THE SUI NORTHERN GAS CO.

120. ***Sardar Muhammad Yousaf Sasoli :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the procedure adopted in the Sui Northern Gas Company for sending officials for training abroad ;

(b) the category of officials who were sent abroad for training ; and

(c) the total number of persons sent abroad so far for training purposes indicating also their names, educational qualifications and designations ?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) The selection of officers for foreign training abroad is made by the Managing Director based on the recommendation of a committee comprising of Manager (Personnel), Manager (Tele Comms) and Manager (Projects). The specific criteria laid down by the Ministry *i.e.* and executive should have atleast 5 years of service and on the completion of training should not have less than 10 years service before reaching the age of superannuation, is strictly followed. The final approval is given by the Ministry of Petroleum and Natural Resources

(b) The following categories of Executive staff were sent on training during the last 5 years :—

Engineers, Accountants, Data Processing Computer personnel and Executive from Sales, Stores, Admin and Personnel Departments.

[Ch. Nisar Ali Khan]

(c) Since January, 1983, 45 executive staff members have been sent on World Bank financed training and 7 executive staff members on training other than the one financed by the World Bank. Their names, designations and qualifications are annexed at " A ".

Annexure " A "

LIST OF EXECUTIVE STAFF SENT ABROAD ON WORLD BANK FINANCED TRAINING SINCE JANUARY, 1983

S. No.	Name	Designation while on Training	Qualifications
1	2	3	4
1.	Mr. Masrur-ul-Haq ..	Projects Manager.	F. Sc. GCE 'A' Level UK, Grade I. Mech. E. UK. Member Pak. Engg. Congress. AME (Pak.)
2.	Mr. Mustafa A. Khan.	S.A. to Managing Director.	M.B.A.
3.	Mr. Javaid Inam ..	Regional Manager.	B. Sc. Fuel Tech. (UK)
4.	Mr. M. Khalid Mirza	Chief Accountant	B. Com. M.A. LL.B., ICMA.
5.	Mr. M. Basit ..	Maint. Engineer	B. Sc. Elect. Engg.
6.	Mr. Hasnat A. Bantth	Asstt. Engr. (P)	B. Sc., Mech. Engg.
7.	Mr. Azhar Saif ..	Asstt. Corr. Engr. (P)	B. Sc. Mech. Engg.
8.	Mr. Aman Sher ..	Asstt. Maint. Engr.	B.E. Mech. Engg.
9.	Mr. Sajjad A. Minhas	Compression Engineer	B. Sc. Mech. Engg.
10.	Mr. Shaheen Pervaiz	Metering Engineer	B. Sc. Chem. Engg.
11.	Mr. Najeeb-ul-Hassan.	Pipeline Engineer	B. Sc. Pet. & Gas Engg.
12.	Mr. Raj Wali Khan ..	Corrosion Engineer	B. Sc. Chem. Engg.
13.	Mr. Mashieh-ul-Islam ..	Chief Stores Officer.	M.A. Maths, LL.B.
14.	Mr. Aftab A. Khan	Chief Sales Officer	M.A. Pol. Sc.
15.	Mr. S.A. Jafri ..	Chief Engineer (D)	Dipl. Gas Engg. (UK) M.I. Gas E.
16.	Mr. Nasrullah K. Mazari.	Sr. Admin Officer	M.A. Pol. Sc.
17.	Mr. Pervaiz A. Khan ..	Sr. Personnel Officer.	B.A. LL.B. D.T.L. D.L.L.
18.	Mr. Asad Siddiqui ...	Chief Accountant	C.A.

1	2	3	4
19.	Mr. M. Azam Khan ..	Distribution Supdt	B.E. Chem. Engg.
20.	Mr. Nasir Ahmed ..	Distribution Supdt.	M. Sc. Chem. Tech.
21.	Mr. M. Siddique ..	Sr. Construction Engr. (Projects)	B. Sc. Civil Engg.
22.	Mr. Mujahid Anwar	Sr. Distribution Engr.	B. Sc. Civil Engg.
23.	Mr. Mushtaq Ahmed ..	C & W Engineer.	B. Sc. Chem. Engg.
24.	Mr. Asadullah Khan ..	Project Engr. (Elect).	B.E. Elect. Engg.
25.	Mr. M. Abbas Naqvi ..	Sr. Corrosion Engr. (P)	B.E. Elect. Engg.
26.	Mr. K.W. Shariq ..	Section Engineer-III	B. Sc. Chem. Engg.
27.	Mr. J. K. Bantth ..	Compression Engr.	B Sc. Chem. Engg.
28.	Mr. Hafeez-ur-Rehman	Compression Engr (Oper)	B. Sc. Mech. Engg.
29.	Mr. Wajahat A. Rabbani	Project Engr. (Pur.)	B. Sc. Chem. Engg.
30.	Mr. Tahir Ikram ..	Sr. Sales Officer	B.A.
31.	Mr. Manzoor Hussain	Sr. Stores Officer.	M.A. (Econ.)
32.	Mr. Mehboob Elahi ..	Accountant	M. Com. ACMA.
33.	Mr. K.A. Nadeem ..	Sr. Distribution Engr.	M. Sc. (Hons) Chem. Tech.
34.	Mr. M. Arif Latif ..	Sr. Distribution Engr.	B. Sc. Chem. Engg.
35.	Mr. Saeed-uz-Zaman ..	Distribution Engr.	B. Sc. Elect. Engg.
36.	Mr. Ishtiaq A. Qureshi.	Distribution Engr.	B. Sc. Engg.
37.	Mr. Masud Ahmed ..	Programmer	B.A.
38.	Mr. A.T. Chaudhry ..	Sr. Compression Engr.	M. Sc. Mech. Engg.
39.	Mr. Abrar Ahmed ..	Sr. Maint. Engineer	B. Sc. Elect. Engg.
40.	Mr. Mohammad Ali Khan.	Sr. Distribution Engr.	B. Sc. Elect. Engg.
41.	Mr. A. Wahid Khan ..	Distribution Engineer	B. Sc. Elect. Engg.
42.	Mr. S.M. Hasanain ..	Sr. Engineer (QC)	B. Sc. Elect. Engg.
43.	Mr. A. Ghaffar ..	Sr. Project Engineer (Civil & Survey)	B.E. Civil Engg.
44.	Mr. Qamar Aziz ..	Sr. Projects Engineer (Contracts)	B. S.c. Chem. Engg.
45.	Mr. Zahoor Ahmed ..	Sr. Telecomms Engineer	B. Sc. Elect. Engg. MBA (Nons) USA.

LIST OF EXECUTIVES SENT ON TRAINING OTHER THAN THE ONE FINANCED BY WORLD BANK SINCE JAN, 1983

1.	Mr. Ahmed Ebrahim ..	Manager Telecomms.	B.E. (Elect & Mech) Central Engg Services Exam. Telecommunications Principles II & III Radion II & III G & C.
2.	Mr. Zahoor A. Qureshi.	Sr. Telecom Engineer.	B. Sc. Elect Engg. MBA (Hons) USA.
3.	Mr. Sultan A. Naqvi ..	Telecom Engineer	Dipl. Assoc. Engg. in Radio & Elect Tech.
4.	Mr. Dominic D' Souza.	Engg. Asstt. (Telecom)	Dipl. Radio & Electronic Tech.
5.	Mr. M.A. Samad ..	Telcom Engineer	F.A. Dipl. of Assoc. Engg. in Radar Tech. PAF.
6.	Mr. Mehmood Hussain.	Asstt. Telecom Engineer.	B. Sc. Elect. Engg.
7.	Mr. Ghulam Hassan ..	Telecom Supdt.	Matric, Tech. Cert (Telecom) C & G Grad. Exam. IERE.

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال .... کوئی نہیں جی ۔ اگلا سوال نمبر ۱۲۱ سید مظہر علی صاحب ۔

COMPLETION OF PROJECTS BY PWD

121. ***Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to furnish the following information in respect of completed projects costing more than Rs. 2.5 million, executed by Pak PWD, during the last five years :

(a) the list of works where completion was delayed by six months, 12 months, two years, and over two years, giving reasons for the delay in each case ; and

(b) the losses suffered by the Government in each case due to delay in completion of these projects ?

Mr. Muhammad Hanif Tayab: The requisite information has been indicated in the list enclosed.

(a) The requisite information has been indicated in the list enclosed.

(b) The requisite information has been indicated in the list enclosed.

List has been placed in Senate Library

سید مظہر علی : جناب فاضل منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے اس کی رو سے ۶۲ پراجیکٹ چھ مہینے سے سات سال تک delay ہوئے ہیں اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو ان delay کی وجہ سے کوئی loss نہیں ہوا شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ جو contract sum تھی وہ بڑھی نہیں ہے اور escalation اس میں نہیں لی گئی ہے ۔ مگر میں وزیر موصوف سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ یہ بتائیں کہ جو بھی پراجیکٹ ہوتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے جیسے وہ عالمی پراجیکٹ ہے وہ رہنے کے لیے ہے آفیسرز استعمال کے لیے ہیں تو کیا گھروں اور فلیٹس کی تکمیل میں دیر ہونے سے حکومت کو نقصان نہیں ہوا ہے

نمبر دو یہ کہ اس پراجیکٹ میں ایک ارتھ سیٹلائٹ سٹیشن بھی ہے جو ۱۴ مہینے delay ہوا تھا میری معلومات کے مطابق ارتھ سیٹلائٹ سٹیشن جو ہے اس کا تعلق انٹرنیشنل کالز سے ہوتا ہے ۔ ۱۴ مہینے delay ہونے کی وجہ سے حکومت کو میرے حساب سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب محمد حنیف طیب صاحب ۔

جناب محمد حنیف طیب : سر فاضل رکن نے خود ہی اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ کنٹریکٹ کی رقم میں escalation کے حوالے سے ہمیں کوئی نقصان نہیں ہوا ہے ۔ باقی اگر for instance,

[Mr. Muhammad Hanif Tayab]

سٹیلائٹ اسٹیشن ہی ہمیں بنانا ہو اسکا جو میٹریل باہر سے آنا ہے وہ ہمیں نہ پرووائڈ کیا گیا ہو تو ظاہر ہے کہ ہماری طرف سے وہ delay نہیں ہے چونکہ ایک tender amount کے اندر اگر وہ کام ہو گیا ہے یا کنٹریکٹر نے delay کیا ہے ۔ اور اس کو پینلائیز کر دیا گیا ہے اور ہمیں اپنے وسائل سے آگے نہیں جانا پڑا ہے تو پھر ہم یہی کہیں گے کہ ہماری طرف سے کم ازکم حکومت کو نقصان نہیں پہنچا ہے یہ جو تاخیر ہوئی ہے اس کے اسباب پر مختصر طور پر میں روشنی ڈال دوں تاکہ سوال جو فاضل رکن نے پوچھا اس کی وضاحت ہو جائے ۔

ایک تو یہ کہ جو فنڈز ہمیں اے ڈی پی میں allocate کیا جاتا ہے اسی کی روشنی میں ہمیں کام کرنا ہوتا ہے الگ سے ہم اس کے لیے کوئی فنڈ generate نہیں کر سکتے ۔ اسی طرح lands sites ہمیں provide کیے جائیں تو ہم کام شروع کر سکتے ہیں ۔ ہمارے پاس بے شمار سکیمز تیار بھی ہوتی ہیں ۔ ساری ڈرائینگ ساری feasibilities and every thing is ready اگر زمین ہمیں نہیں دی گئی ہے تو delay ضرور ہو گی ۔ اسی طرح سے ہمیں میٹریل اپنے محکمے فراہم کرتے ہیں مثلاً وزارت پیداوار سیمنٹ سپلائی کرتی ہے اگر اس کی طرف سے سیمنٹ سپلائی نہیں ہوا تو ہمارے لئے سائیڈ پر اگر مزدور موجود بھی ہوں تو کام نہیں ہو سکتا ۔ بعض اوقات تو کام میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔ ڈرائینگز بدل جاتی ہیں بعد میں اپنی requirements ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بنائی جاتی ہیں اس کی وجہ سے بھی delay ہو جاتی ہے اور بعض اوقات sub-soil جو اس کی ٹاپو گرافی کرائی جاتی ہے تو اس کی وجہ سے بھی کام بڑھ جاتا ہے بعض اوقات بعد میں سروسز گیس، الیکٹرک جن کا

ذکر ابھی ہو رہا تھا وہ بعد میں دیگر agencies کو provide کرنی ہوتی ہیں ہمارا اس میں دخل نہیں ہوتا تو ان کو request کر سکتے ہیں اور بار بار remind کرا سکتے ہیں لیکن بہر حال وہ انہیں departments کرنا ہے اسی طرح سے اگر کنٹریکٹر کی طرف سے کوئی delay ہوتی ہے تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ حکومت کو نقصان نہ ہو اور ان کو agreement کے مطابق پینلائیز کیا جاتے یہ مختلف وجوہات تھیں جس کی وجہ سے کام delay ہوئے ہیں۔ فاضل رکن اس سلسلے میں ماہر تعمیرات ہیں اور انشاء اللہ تعالےٰ ہم کوشش کریں گے کہ ان سے نشست کر کے معلوم کریں کہ ان مشکلات پر کیسے قابو پایا جا سکتا ہے۔

سید منظر علی : وزیر موصوف نے بڑے اچھے پیرائے میں وجوہات بیان کی ہیں لیکن شاید ایک وجہ میرے خیال میں وہ بھول گئے ہیں وہ یہ ہے کہ جو ہمارا سسٹم آف کنٹریکٹنگ ہے وہ اتنا بوسیدہ اور پرانا ہے کہ اس کی وجہ سے بھی یہ بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ تو کیا وزیر موصوف کچھ اس کو بہتر کرنے کی کوشش کریں گے ؟

ڈپٹی چیئرمین : جناب حنیف طیب صاحب۔

جناب محمد حنیف طیب : اس سسٹم کو ہم بہتر بنانے کی کوشش بھی کریں گے اور فاضل رکن سے بھی ہم اس سلسلے میں مشورہ کریں گے۔

ڈپٹی چیئرمین : کوئی اور ضمنی سوال۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا منظر علی صاحب کو اپنا مشیر بنانے کا ارادہ ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ تو ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب محمد حنیف طیب : واماهم بلین شوز هم۔

ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۲۲ ۔ سید مظہر علی صاحب ۔

MAINS LAYING COST IN KARACHI

122. ***Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the dates of increase in the prices which are paid by the consumers of Karachi Gas Company|Southern Gas Gompany for laying gas pipeline mains (20mm to 200mm) during the last five years ;

(b) the precentage increase for each increase over the last price charged indicating also the details of percentage increases for labour, materials, overheads and profits, separately for each case, alongwith reasons of increase ; and

(c) whether there is any limit on the overhead expenses and profits which are being charged by the said companies for laying the Gas pipelines ?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) Upto June, 1987 the cost of pipeline laying was reviewed and fixed by the Company on six monthly basis to be effective/Ist July and Ist January, respectively. However, from Ist July, 1987 onwards the Co has decided to fix the rates on annual basis to be effective on Ist July, each year. The pipelaying charges of various diameters during the last 5 years are given in Annexure I.

(b) Details are given in Annexure II.

(c) A part of overhead was being recovered from the consumers and effective from 1st July, 1987 no overheads are being recovered from the consumers where the property of mains so laid rests with the Company.

Annexure-I

SOUTHERN GAS COMPANY LIMITED

STATEMENT SHOWING THE MAINS LAYING COST

(Rupees per metre)

Size (MM)	1983-84	1984-85	1985-86	1986-87	1987-88
20	78.58	107.19	111.36	148.90	140.56
25	100.35	123.17	127.07	166.67	171.43
50	137.87	185.52	215.57	267.28	291.64
100	377.15	450.07	456.65	510.15	528.53
150	632.38	642.26	676.26	791.33	795.03
200	842.16	853.91	961.28	1,185.18	1.216.42

Annexure - II

SOUTHERN GAS COMPANY LIMITED

STATEMENT SHOWING THE PERCENTAGE INCREASE OF MAINS LAYING COST OVER PREVIOUS YEAR

	Material	Labour	Overhead	Total
	1	2	3	4
1984-85				
20 mm	111.50	(30.62)	32.87	36.41
25 ,, ...	54.16	(21.27)	30.08	22.74
50 ,, ...	15.00	14.23	(17.66)	6.70
100 ,, ...	23.13	9.74	18.29	19.33
150 ,, ...	6.38	(2.18)	(7.07)	1.56
200 ,, ...	8.88	(1.18)	(14.59)	

			1	2	3	4
1985-86						
20 mm	..	..	0.22	18.48	0.39	3.89
25 ,,	..	..	10.00	18.50	11.31	3.17
50 ,,	..	..	18.39	10.00	18.89	16.20
100 ,,	..	..	7.63	9.44	(5.65)	1.46
150 ,,	..	..	9.44	1.91	(3.28)	5.29
200 ,,	..	..	15.98	8.25	5.64	12.57
1986-87						
20 mm	..	..	16.79	61.40	45.91	33.71
25 ,,	..	..	15.00	66.37	13.44	31.16
50 ,,	..	..	22.97	12.40	42.08	23.99
100 ,,	..	..	10.79	24.31	5.34	11.72
150 ,,	..	..	18.81	23.54	6.56	17.02
200 ,,	..	..	26.23	31.07	7.42	23.29
1987-88						
20 mm	..	..	7.67	59.43	—	(5.60)
25 ,,	..	..	25.04	33.23	—	2.86
50 ,,	..	..	35.86	51.90	—	9.11
100 ,,	..	..	24.16	58.94	—	8.60
150 ,,	..	..	15.55	55.83	—	0.46
200 ,,	..	..	18.89	43.59	—	2.64

سید مظہر علی : جناب چیئرمین ! میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ وہ یہ بتائیں کہ جب سوئی گیس کنکشن کے پیسے ۱۸ سو روپے already ہیں جو کہ بہت زیادہ ہیں تو کیا وجہ ہے کہ جو گیس کی پائپ لائنیں ڈالی جا رہی ہیں اس کے پیسے بھی صارفین سے چارج کئے جا رہے ہیں جبکہ محکمہ ٹیلیفون صرف installation charges لیتا ہے اور laying کے کیپٹل چارجز نہیں لیتا کراچی کی یہ گیس کمپنی بھی پہلے انسٹالیشن چارجز لیتی تھیں اور جو گیس کی پائپ لائنز

لگائی جاتی تھیں اس کی قیمت گیس کے چارجز میں ہوا کرتی تھیں اس کے علاوہ اس کا لینا بھی صحیح ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ چارجز چھ سو روپے سے دس ہزار روپے تک لیے جا رہے ہیں کراچی شہر کے اندر اور مجھے یقین ہے کہ دوسری جگہ بھی ۔ تو کیا اسکی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ کراچی گیس کمپنی نادرن گیس کمپنی ساؤدھرن گیس کمپنی کی یہ monopolies ہیں اور وہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور ان کا مطمع نظر صرف پرافٹ ہوتا ہے اور عوام کی خدمت نہیں ہوتا ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب نثار علی خان صاحب ۔

چوہدری نثار علی خان : جناب والا ! میں معزز رکن سے متفق نہیں ہوں ۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے یہ چارجز اسلیئے لگاتے ہیں کیونکہ سوئی گیس کی بہت زیادہ ڈیمانڈ ہے ہماری کمپنیز کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں اتنے فنڈز نہیں ہیں کہ جہاں گیس پائپ لائن نہ ہو وہاں ہم گیس پائپ لائن بچھا سکیں جتنی کہ ڈیمانڈ ہے ۔ جہاں تک ان ایریاز کا تعلق ہے جن میں ہماری گیس پائپ لائن یا مین ٹرانسمشن لائن موجود ہے وہاں consumer سے ہم مزید کوئی پیسہ نہیں لیتے صرف گیس کنکشن چارجز لیتے ہیں مگر چونکہ گیس کی ڈیمانڈ زیادہ ہے مختلف localities میں، اس سلسلے میں بہت کثرت سے وزیر اعظم صاحب کو، ہماری وزارت کو اور کمپنیز کو direct بہت سی درخواستیں آتی ہیں تو اس کو کسی حد تک ہم نے balance کرنے کے لیے یہ **condition** لگائی اور اپنے جو فنڈز کی کمی ہے اس کو پورا کرنے کے لیئے condition لگائی ہے کہ اس کا کچھ حصہ consumers خود ادا کریں تاکہ گیس ان تک سپلائی کی جا سکے ۔ میں معزز رکن کی اطلاع کے لیے یہ بھی عرض کردوں کہ انہوں

نے محکمہ ٹی اینڈ ٹی کا ذکر کیا ہے وہاں بھی اگر آپ فوری طور پر کنکشن چاہتے ہیں تو میرے خیال میں صحیح تو مجھے فگرز یاد نہ ہوں گے شاید ۲۰ ہزار آپ کو دینا پڑتے ہیں تو فوری کنکشن مل جاتا ہے تو ان کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ محکمہ ٹیلی فون یہ مزید چارجز نہیں لیتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! جناب محسن صدیقی صاحب۔

جناب محمد محسن صدیقی : جناب والا! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اپنے وسائل کی کمی کی وجہ سے انہوں نے یہ چارجز لیئے ہیں تو کیا ان کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی کہ گیس جو عام ضرورت کی چیز ہے اب ان کی اس پالیسی کے تحت میں انہی لوگوں کو مل سکتی ہے جو اتنی بڑی رقم جو دس ہزار تک پہنچتی ہے ادا کر سکیں گویا کہ میڈیم، مڈل کلاس، لوئر مڈل کلاس اور کامن مین گیس کی سہولت سے محروم رہے گا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب نثار علی خان صاحب۔

چوہدری نثار علی خان : سر میں معذرت سے عرض کروں گا کہ گیس کوئی آسمان سے نیچے نہیں گرتی۔ ظاہر ہے اس کے لیے فنڈز کی ضرورت ہے۔ ظاہر ہے اس کی ڈیمانڈ زیادہ ہے سپلائی کم ہے تو ہمیں اسے چینلائز کرنا پڑے گا اور جب چینلائزیشن کی بات آتی ہے تو پھر اس قسم کے اقدامات کرنے پڑتے ہیں۔

جناب محمد محسن صدیقی : جناب Beneficiaries وہی ہو سکتے ہیں کہ جن کے پاس پیسہ ہو۔ شاید بچپن میں انہوں نے یہ سوچا ہو گا کہ گیس شاید آسمان سے آتی ہو مگر ہم جیسے پرانے جو تجربہ کار لوگ ہیں وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے مگر خیر ان کا سوچنے کا اپنا ڈھنگ ہے۔ میرے سوال کا صرف مقصد یہ تھا کہ ان چارجز کو لگا کر آپ نے غریب عوام کو اور لوئر مڈل کلاس کو اس قابل نہیں رکھا کہ وہ ہمارے قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی نثار علی خان صاحب ۔

چوہدری نثار علی خان : میں معزز رکن سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا alternative کیا ہے کیا وہ چاہتے ہیں کہ ہم پابندی لگا دیں جیسا کہ گزشتہ چھ سات سال سے گیس کنکشنز پر پابندی لگائی گئی تھی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ فنڈز کی کمی ہے اس لیے ہم مزید localities کو گیس نہ دیں ۔ اگر کوئی الٹرنیٹو ان کے پاس ہے تو ہمیں بتائیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : دو سوال ہو چکے ہیں ۔ تیسرا سید مظہر علی صاحب کا ہے ۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا : جناب ہمارے سوال کی تو باری ہی نہیں آئے گی اگر آپ ایک سوال پر ہی بحث کو طول دے دیں

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوشش تو میں کرتا ہوں ۔ جی سید مظہر صاحب ۔ یہ آخری ہوگا جی ۔

سید مظہر علی : جناب ۔ وزیر موصوف صاحب شاید جذبات میں بہہ گئے اور میرے خیال میں ہم میں سے کسی کا بھی یہ خیال نہیں تھا ۔ ہم تو حقائق دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ میرے سوال کا مقصد یہ تھا میں نے پوچھا یہ تھا کہ کیا کوئی اور ایجنسی اس بات کو چیک کر رہی ہے کہ اگر ان گیس کمپنیوں کا سرچارج لینا صحیح بھی ہے تو کیا ان کو چیک کیا جا رہا ہے کہ وہ صحیح ہے ۔ جہاں دس ہزار روپے لے رہے ہیں وہ صحیح ہے جہاں چھ سو لے رہے ہیں وہ صحیح ہے ایک بات ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرے سوال کا جو جواب دیا گیا تھا چالیس increase کا ۔ تو میں نے یہ دیکھا ہے کہ ۱۹۸۵ ، ۸۶ ، ۸۷ اور ۸۸ء کے دوران اڑھائی گنا لیبر کاسٹ بڑھی ہے ۔ کسی بھی انڈسٹری میں اس دوران

میں اڑھائی گنا لیبر کاسٹ نہیں بڑھی ہے ۔ اس سے میرا نظریہ یہ ہے کہ یہ جو چاہیں کر رہے ہیں یہ ثابت ہوتا ہے ۔ دوسری بات یہ کہ ۸۶، ۸۷، ۸۸ کا جو اینکسچر لگایا ہے قیمتیں تقریباً نہیں بڑھی ہیں ۔ مگر میرے علم میں ایک کیس ہے ۔ میرے ذاتی علم میں ہے میرے پاس اس کے کاغذات ہیں جس میں اسی دوران میں سیدان گیس کمپنی نے تیس فیصد اپنی قیمتیں بڑھائی ہیں ۔ ایک جو ادائیگی نہیں ہو سکی تھی اس کو بڑھایا گیا ہے تو پھر اس سے وہی بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ جو چاہ رہے ہیں کر رہے ہیں ۔ اپنے پرافٹ لے رہے ہیں اور ان کی کوئی چیکنگ نہیں ہے ۔ تیسری بات میں عرض کروں گا منسٹر صاحب سے کہ کیا وہ عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں یا سیدان گیس کمپنی کی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : منسٹر صاحب نے اپنے جواب میں پہلے ہی وضاحت سے بتا دیا تھا کہ انکی نگرانی کے لیے کچھ انتظامات کیئے ہیں ۔

چوہدری نثار علی خان : مجھے سمجھ نہیں آتی ۔ میں نے تو کوئی ایسی جذباتی بات نہیں کی تھی ۔ میں نے یہ ضرور گزارش کی تھی کہ جب ہم یہاں بات کرتے ہیں خواہ اس طرف سے ہو یا اس طرف سے تو حقائق سامنے رکھ کر کرنی چاہیئے ۔ میں نے جب آسمان سے گیس گرنے کی بات کی تھی تو میں نے یہی گزارش کی تھی کہ یہ ہماری بھی خواہش ہے ہم بھی آپ ہی کی طرح منتخب ہو کر آئے ہیں ۔ بلکہ اگر منتخب ہو کر نہ بھی آئیں تو پھر بھی ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ یہ چیزیں خواہ وہ گیس ہے یوٹیلیٹیز ہیں یہ پاکستان میں ہر ایک آدمی کو میسر آئیں ۔ مگر ان میں کچھ مشکلات ہیں اور ان میں سب سے بڑی مشکل فنڈز کی ہے ۔ اگر آپ کے پاس ایسا کوئی طریقہ ہے آپ کے پاس ایسا کوئی ذریعہ ہے آپ ہماری کوئی رہنمائی کر سکتے ہیں جس کے ذریعے ہم ہر غریب آدمی کو گیس

کی سپلائی دے سکیں ہر غریب آدمی کو ٹیلی فون کنکشن دے سکیں تو پھر آپ ہمیں بتایئے ہم یقیناً اس پر عمل کریں گے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ کوئی نگرانی نہیں ہے ۔ زیادتی ہو رہی ہے تو ان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ جو گیس کمپنیاں ہیں خواہ وہ سیدان گیس کمپنی ہے خواہ سوئی ناردن ہے ان کا اپنا ایک چارٹر ہے ۔ They are registered under the Companies Act.

They are answerable to their Board of Directors, to the Shareholders,

تو ایک طریقہ کار ہے یہ نہیں ہے کہ جو مرضی آئے ۔ اس کی رنجیت سنگھی وہاں چل رہی ہے اور پھر خاص طور پر جہاں تک کنزیومرز کا تعلق ہے جب وہ اپنی ڈیمانڈ دیتے ہیں ان کے جواب میں کمپنی اپنا نقطہ نظر ان کے سامنے پیش کر سکتی ہے تو پھر اس میں کوئی زبردستی کی بات نہیں ہے اگر consumers سمجھتا ہے کہ یہ ریٹس کمپنی نے غلط لگائے ہیں تو وہ اس کے خلاف اپیل کر سکتا ہے ۔ کئی کیسز میرے پاس آتے ہیں ۔ کئی کیسز ہمارے گورنمنٹ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے پاس آتے ہیں ۔ اور ہم اس سلسلے میں یہ دیکھتے ہیں کہ آیا ان کی درخواستوں میں کوئی حقیقت ہے یا نہیں ۔ جہاں تک معزز رکن کے سوال کے دوسرے حصے کا تعلق ہے تو میں ان سے یہی گزارش کروں گا کہ اگر اس سلسلے میں ان کے پاس کوئی ایسی سپیسفیک زیادتی کا کیس ہے تو ہم یقیناً اس کا سدِ باب کریں گے ۔

جناب عبدالمجید قاضی : جناب منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ ان کو کوئی آلٹشن بتایا جائے میرے پاس southern کمپنی کی بیلنس شیٹ ہے ۔ ۸۶ء میں ایک سو پینسٹھ کروڑ روپے وصول کیے ہیں گورنمنٹ آف پاکستان

نے ۔ کیا اس رقم میں سے یہ پیسے استعمال نہیں ہو سکتے ۔

Ch. Nisar Ali Khan : Sir, if the honourable member knows the money which comes from the development surcharge goes to the Consolidated

Fund and then it is diverted to the provincial allocations. So, obviously there is no room for using the surcharge on the development funds for laying of new pipelines.

Mr. Abdul Majid Kazi : It is being fully utilized by the Government of Pakistan. This development surcharge which comes in the name of gas development - what I am trying to say, will they consider to use some portion of this money, flowing it back for the development of those areas, when they are recovering this amount only from Sind.

Ch. Nisar Ali Khan : Sir, I think that is for the Government to decide. It is not something which my Ministry can really commit at this stage. We have thought of various options and one of them is the loan we are negotiating with the World Bank. I think once the agreement is signed, sufficient funds will be generated and hopefully we will be in a position to extend the pipeline to areas which at the moment are deprived of.

Mr. Deputy Chairman : Question No. 123. **Syed Mazhar Ali**

DELAY IN GIVING ELECTRICAL CONNACTIONS

123. ***Syed Mazhar Ali** : Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that due to presistent non-availability of various types of materials in the stores of KESC, electrical connections for domestic, commercial and industrial purposes are being delayed ; and

(b) the steps which are being taken by the government to ensure timely availability of the required material ?

Kazi Abdul Majid Abid : (a) No. Delay in giving electric connections has occurred due to disturbances and curfew in certain areas of Karachi.

(b) Does not arise in view of answer to " a ". above.

سید مظہر علی : ضمنی سوال ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ سٹورز اور سامان کی کمی کی وجہ سے کوئی delay نہیں ہوئی ہے ۔ میں وزیر موصوف کا بڑا احترام کرتا ہوں ۔ وہ میرے بزرگ ہیں ۔ مگر میں بصد احترام عرض کروں گا کہ ان کو غلط اطلاع دی گئی ہے ۔ میرے علم میں سترہ سال سے بہت سے کیسز ہیں ۔ ہر وقت کسی نہ کسی چیز کی کمی رہتی ہے ۔ ابھی تھوڑے دن پہلے پولز کی کمی تھی اس سے پہلے ہائی ٹینشن وائرز کی کمی تھی تو یہ بدقسمتی سے غلط جواب دیا گیا ہے نمبر ا ۔ نمبر دو یہ ہے کہ جتنے بھی کے ۔ الیس سی کے بارے میں سوالات کیئے گئے ہیں وہ یا تو گریز کر رہے ہیں جواب دینے سے یا غلط جواب دے رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے جناب عالی کہ اس وقت ملک کے قانون کے مطابق (الیکٹریسٹی ایکٹ ۱۹۱۰) جس وقت جہاں پر بجلی کے تار موجود ہوں درخواست دینے کے ایک مہینے کے اندر بجلی کا کنکشن ملنا چاہیئے ۔ میرے علم میں ایسے کیسز موجود ہیں ۔ یہ فسادات سے پہلے کی بات ہے ۔ اب پانچ پانچ سال لگے ہیں لوگوں کو بجلی کا کنکشن لینے میں کے الیس سی سے ۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ اس پر اکتفا نہ کریں ۔ اس کی چیکنگ کرائیں اور یہ جو کے الیس سی میں کافی گڑبڑ ہے ، ڈیلے ہو رہی ہے ، کرپشن ہے ۔ اس میں ایک اور چیز یہ ہو رہی ہے کہ ایک تخمینہ دیا جاتا ہے چار پانچ لاکھ کا ۔ اس کے بعد انہی کے لوگ آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جی ہم کم کرا دیں گے تو آپ اپلائی کیجئے ۔ بڑی گڑبڑ ہو رہی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سید صاحب کوئی سپیسفک ضمنی سوال کریں۔ یہ تو کوئی تقریر کا موقع نہیں ہے۔ میرے خیال میں باقی سوالات بھی نہیں ہو سکیں گے۔ آپ نے تقریر شروع کر دی ہے۔ اس کو چھوڑیئے کوئی سپیسفک ضمنی سوال کریں۔

سید منظر علی : میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ چار چار پانچ پانچ سال کی delay ان علاقوں میں ہوئی ہے جہاں کرفیو نہیں تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ ضمنی سوال تو نہیں بنتا کہ یہ غلط ہے لیکن اگر آپ کچھ اور کہنا چاہتے ہیں تو بتا دیں۔

قاضی عبدالمجید عابد : سوال تھا کہ کراچی میں سٹور میں بجلی کا سامان مہیا نہیں ہے۔ میں نے آج پھر فون کر کے چیکنگ کی ہے۔ فاضل رکن نے مجھے پہلے ہی بتایا تھا کہ یہ خبر غلط ہے۔ میں نے اس پر پھر سے چیکنگ کرائی اور ابھی میں نے ان کو تلقین کی کہ یہ سامان کی کمی کی وجہ سے نہیں ہو رہا وہ اسی پر مصر ہیں کہ کنکشن کی کمی کی وجہ سے delay نہیں ہو رہی ہے۔ البتہ اب یہ بات تصدیق طلب ہے اگر میرے فاضل رکن کو اب بھی اطمینان نہیں ہوتا ہے تو میں اس کے لیئے تیار ہوں کہ خود جا کر ان کا سٹور چیک کروں۔ اور فاضل رکن کو بھی ساتھ لے جاؤں اور وہ مجھے خامیاں بتاتے جائیں تاکہ میں کیس کو ان سے confront کروں تاکہ ان کو ترکی بہ ترکی جواب برابر مل جائے۔ اس کے لیے میں تیار ہوں۔

Mr. Deputy Chairman : Thank you. Ahmed Mian Soomro Sahib.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, is it at fact that KESC is transferred to the Provincial Government?

Kazi Abdul Majid Abid : Sir, not as yet.

جناب شاد محمد خان : جناب والا! کیا یہ درست ہے کہ سارے پاکستان میں یہ شکایت عام ہے کہ یہ کنکشن وقت پر نہیں ملتے اور میٹریل نہیں ہوتا اور خاص طور پر یہ اجارہ داری جو میٹر سپلائی کی واپڈا نے اپنے پاس رکھی ہوئی ہے۔ کیا وزیر موصوف اس کا کوئی تدارک کرنے کے لیئے تیار ہیں تاکہ اس شکایت کا ازالہ ہو سکے؟

قاضی عبدالمجید عابد : یہ خادم تو ہر شکایت دور کرنے کے لیئے تیار ہے، جو بھی فاضل رکن کی کوئی شکایت ہو گی اس کو حل کرنے کی سعی اور کوشش کرنا اگر میرے بس کی بات ہو گی تو میں ضرور دیکھوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سردار صاحب یہ آخری سوال ہو گا کیونکہ اس سوال پر پانچ ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب محمد ہاشم خان : جناب کیا یہ درست ہے کہ بجلی کے امپورٹڈ میٹرز بازار میں تقریباً ۸۰، ۹۰ روپے میں ملتے ہیں جب کہ واپڈا تین سو روپے فی میٹر کا چارج کرتا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

قاضی عبدالمجید عابد : اس ضمنی سوال کی نسبت تو اصل سے ملتی نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : وہ جس علاقے یعنی فرنٹیئر کی بات کر رہے ہیں وہاں مل سکتے ہیں۔

جناب محمد ہاشم خان : پورے فرنٹیئر میں ملتے ہیں جی، اوپن مارکیٹ میں، چین کا تقریباً ۹۰ روپے کا میٹر ملتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ضرور ملتے ہوں گے ، اگلا سوال سید مظہر علی صاحب۔

جناب عبدالمجید قاضی: ضمنی سوال جناب ، یہ بالکل صحیح ہے کہ generation capacity کراچی میں ہے، material بھی اگر وہاں پہ available ہے، لوگ بجلی لینے کے لیے بھی تیار ہیں اور کے ای ایس سی والے دینے کے لیے بھی تیار ہیں تو پھر delay کی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں جناب، جب میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی، میں جناب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سب چیزیں بالکل صحیح ہیں تو پھر کیوں delay ہو رہی ہے۔

قاضی عبدالمجید عابد : جناب قاضی، قاضی کو جواب دے رہا ہے، قاضی کیا کچھ نہیں کر سکتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال، قاضی عبداللطیف صاحب۔

AMOUNT SPENT FOR EXTENSION OF ELECTRICITY IN D.I. KHAN

124. ***Qazi Abdul Latif :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the amount paid to Dera Ismail Khan division for extension of the electricity from 1st July, 1980 to 1st July, 1987 with year-wise break-up ;

(b) the total amount spent in D. I. Khan and Bannu districts separately and the names of places where the same was spent ; and

(c) the details of amount spent in all the three tehsils of Dera Ismail Khan *i.e.* Dera, Tank and Kulachi indicating also the names of places where the same has been spent with year-wise break-up during the above period ?

Kazi Abdul Majid Abid: (a) Statement showing the year-wise amount allocated by the Government from 1st July, 1980 to 1st July, 1987 is given in the attached statement.

(b) given in the statement as (a) above.

(c) Statement attached as mentioned (a) above.

STATEMENT SHOWING THE YEARWISE AMOUNT SPENT IN DISTT., BANNU AND D.I. KHAN FROM 1ST JULY, 1980 TO 1986-87

S. No.	Year	Amount Allocated
		(Rs. in million)
1.	1980-81	5.850
2.	1981-82	10.100
3.	1982-83	11.489
4.	1983-84	13.126
5.	1984-85	5.756
6.	1985-86	20.544
7.	1986-87	35.423
	Total	102.288

The total amount spent in distts. Bannu and D.I. Khan and the villages electrified in the said Districts are given as under:—

S. No.	Year	Bannu	D.I. Khan	Total	Villeges electrified	
					Bannu	D.I. Khan
1.	1980-81	3.727	2.155	5.882 mil.	18	13
2.	1981-82	6.089	2.655	8.744 "	13	18
3.	1982-83	8.135	2.809	10.944 "	13	13
4.	1983-84	8.266	4.836	13.102 "	15	21
5.	1984-85	3.630	2.210	5.840 "	7	5
6.	1985-86	8.042	10.443	18.485 "	23	30
7.	1986-87	33.263	20.333	53.596 "	48	54
	Total	71.152	45.441	116.593 "	137	154

Total amount spent yearwise in the three Tehsils of D.I. Khan *i.e.* Dera, Tank and K ulachi is as under :—

Expenditure incurred (Rs. in million)

S. No.	Year	Dera	Tank	Kulachi	Total
1.	1980-81	0.780	0.882	0.493	2.155
2.	1981-82 ..	1.207	0.795	0.653	2.655
3.	1982-83	1.881	0.292	0.636	2.809
4.	1983-84	1.462	2.734	0.640	4.836
5.	1984-85	0.260	1.835	0.115	2.210
6.	1985-86	6.122	3.330	0.991	10.443
7.	1986-87	10.074	7.540	2.719	20.333
	Total ..	21.786	17..408	6.247	45.441

قاضی عبداللطیف : یہ ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کے لیے مختص کردہ رقم ایک لاکھ دو ہزار دو سو اٹھاسی بتلائی گئی ہے جب کہ خرچ شدہ رقم اس میں ایک لاکھ سولہ ہزار پانچ سو ترانوے بتلائی گئی ہے یہ مزید رقم کہاں سے آئی اور کیسے خرچ ہوئی؟

قاضی عبدالمجید عابد : جناب میں قاضی صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ سوال کو دہرا دیں۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ جو مختص کردہ رقم آپ نے بتلائی ہے سال وار کا (میزانیہ) اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس ڈویژن کے لیئے، توسیع کے لیے، ایک لاکھ دو ہزار دو سو اٹھاسی روپے مختص کیئے گئے تھے اور جو گوشوارہ اخراجات کا دیا گیا ہے اس کا مجموعہ نکلتا ہے ایک لاکھ سولہ ہزار پانچ سو ترانوے روپے، یہ مزید رقم کہاں سے خرچ کی گئی ہے اور کیسے خرچ ہوئی ہے؟

قاضی عبدالمجید عابد : اس کے لیے تو جناب مجھے دیکھنا پڑے گا کہ کہاں سے خرچ ہوئی، اور رقم کہاں سے آئی، خرچہ کتنا ہوا ہے، باقی یہ ہے کہ جو criteria ہے اس میں فاصلوں کے مطابق کہیں خرچ زیادہ آ جاتا ہے کہیں کم آتا ہے، باقی یہ پیسے کہاں سے آتے اس کے لیے تو میں سمجھتا ہوں overall budget میں جو بھی electrify کرنے کے لیے انہوں نے رکھا ہو گا، وہاں سے رقم ملی ہو گی، لیکن اگر قاضی صاحب خاص طور جاننا چاہتے ہیں تو میں دیکھ کر بتاؤں گا۔

جناب محمد محسن صدیقی : جناب ۱۲۰ ملین ہے کیونکہ اوپر دیکھیئے رقم ملینز میں ہے یہ ایک لاکھ بائیس ہزار نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب، یا آپ وزیر صاحب کے چیمبر میں چلے جائیں اور ان سے اس سوال سے متعلق پوری تفصیل سمجھ لیں یا پھر فریش سوال دے دیں تاکہ تفصیلی جواب آ جائے۔

قاضی عبداللطیف : ٹھیک ہے یہ ہو جائے گا، دوسری گزارش یہ ہے جناب والا! ضلع بنوں میں ۱۵۲ء۱۷ ملین روپیہ خرچ ہوا ہے اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ۱۴۴ء۵۴ ملین روپیہ خرچ ہوا ہے یہ اتنا واضح فرق کیوں ہے کہ وہاں ۱۵۲ء۱۷ ملین ہے اور یہاں ۱۴۴ء۵۴ ملین ہے؟!

قاضی عبدالمجید عابد : یہ سمجھنا کوئی مشکل بات نہیں ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ اخراجات کا دارومدار ہوتا ہے فاصلے پر اگر کوئی گاؤں زیادہ فاصلے پر ہے تو electrification sanction ہوتا ہے مقررہ گاؤں کے لیئے لیکن ان کے فاصلوں پر دارومدار ہوتا ہے اخراجات کا۔ اس لیئے اگر ضلع بنوں میں زیادہ خرچ ہوا ہے یا ڈیرہ اسماعیل خان میں کم ہوا ہے

تو وہ فاصلوں کی وجہ سے ہے لیکن گاؤں کی تعداد کی وجہ سے نہیں۔

قاضی عبداللطیف: ضمنی سوال جناب والا! گزارش یہ ہے کہ میرا خیال ہے کہ وہاں با اثر لوگ زیادہ ہیں اس لیے وہاں دوگنا خرچ ہوا ہے اور ہمارے ہاں کم، اور یہی چیز ہے کہ جس کو استعمال کیا جاتا ہے اور جس کی وجہ سے منافرت پھیلتی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ اس تناسب کو کم ازکم اتنا رکھا جائے کہ دونوں ضلعوں کے درمیان میں مساوات تو آئے اخراجات کے لحاظ سے تو یہ ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قاضی صاحب، منسٹر صاحب نے بتا دیا ہے کہ فاصلے کی وجہ سے ہوتا ہے، مثال کے طور پر ایک گاؤں کو الیکٹریفائی کرنے کے لیے پانچ میل کا اگر فاصلہ ہے تو بعض اوقات یہ ہو سکتا ہے کہ دوسرے گاؤں میں یہ فاصلہ ایک فرلانگ کا بھی ہو سکتا ہے یا ایک میل کا بھی ہو سکتا ہے تو difference اس وجہ سے ہے۔

قاضی عبدالمجید عابد: جناب میں نے یہ تو واضح کر دیا ہے کہ یہ جو فرق محسوس ہو رہا ہے وہ فاصلے کی وجہ سے ہے لیکن میرے محترم اور قابل احترام فاضل رکن جناب قاضی عبداللطیف صاحب کو میں یقین دلاتا ہوں کہ اس حکومت نے نہ کوئی امتیاز کیا اور نہ کوئی امتیاز کرنے کا ارادہ ہے، ہر ایک معزز رکن کی خدمت اور ہر ایک گاؤں میں ہم تو عوام کی بہبود کے لیے کام کر رہے ہیں وہاں بنوں میں بھی عوام ہیں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی عوام ہیں جہاں کہیں کسی کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے، کسی کے با اثر ہونے کی وجہ سے نہیں، جو کرائیٹریا مقرر ہے اس کے دائرے کے اندر رہ کر کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہر فرد کی خدمت کی جائے، ہر گاؤں

کو روشنی پہنچائی جائے، اب ہم اپنے ارادوں کو کہاں تک مکمل کر سکتے ہیں اس میں تو اللہ تعالیٰ کی تائید کی ضرورت ہے اور مالی وسائل کی ضرورت ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جناب والا! قاضی لطیف صاحب کا جو سوال تھا اس پر میری ایک ابزرویشن ہے اور جو منسٹر صاحب نے فرمایا وہ بالکل صحیح فرمایا اسی کالم میں اگر آگے دیکھیں تو بنوں میں صرف ۱۳۷ گاؤں کو ایکٹریفائی کیا گیا ہے جب کہ ڈی آئی خان میں ۱۵۴ گاؤں کو کیا گیا ہے تو ڈی آئی خان کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوئی ہے بلکہ ڈی آئی خان کے ساتھ تو favour کیا گیا ہے۔ تو یہ کہنا کہ حکومت نے ان کے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے یہ غلط بیانی ہے۔

ملک فرید اللہ خان : جناب قاضی صاحب کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ڈی آئی خان کا قومی اسمبلی کا صرف ایک ممبر ہے اور بنوں کے دو ہیں۔ آبادی میں بھی فرق ہے، بنوں سے چار سینیٹرز ہیں اور ڈی آئی خان سے صرف قاضی صاحب ہیں تو بنوں بڑا ضلع ہے اور ضلع کے لحاظ سے نہ دیکھا جائے کہ وہاں کم کام ہوا اور جیسے جنرل صاحب نے فرمایا ہے گاؤں ان کو زیادہ ملے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! فرید اللہ خان صاحب نے جو فرمایا یہی شاید میں کہنا چاہتا تھا کہ ہمارا استحصال ہو رہا ہے کہ وہاں دو ممبران قومی اسمبلی ہیں اور ہمارے ہاں ایک ہے۔ جناب والا! میں نے اس پر ضمنی سوال پوچھنا ہے اس کو آخری سمجھ لیں ڈیرہ کلاچی اور ٹانک کے درمیان میں جو تناسب ہے

اس کو بھی دیکھا جائے ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل میں ۲۱،۸۶ ملین روپیہ ہے اور ٹانک میں ۱۷،۴۰۸ ہے اور کلاچی میں صرف ۶،۲۴۷ ۔ آپ اندازہ لگائیے میں اس پر احتجاج نہ کروں کہ میرا استحصال ہو رہا ہے ۔ کلاچی تحصیل میں تو ۶،۲۴۷ ہے ۔ ٹانک میں ۱۷،۴۰۸ ہے اور ڈیرہ میں ۲۱،۸۶ ۔ یہ فرق اتنا کیوں آگیا ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب آپ اس پر کچھ فرمائیں گے ۔

قاضی عبدالمجید عابد : میرے محترم قاضی صاحب کو کافی غلط فہمی ہے اس لیے میں ان سے گزارش کروں گا وہ میرے ساتھ چیمبر میں بیٹھیں اور متعلقہ افسران کو بلا لیتے ہیں وہ ان کی تسلی کے اسباب مہیا کر سکتے ہیں ۔ حساب کتاب صحیح کر کے دکھاتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ اگر کہیں بھی کمی و بیشی ہوگی تو اس کی تلافی کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

قاضی عبداللطیف : میں گزارش کروں گا کہ میں نے نام پوچھے تھے نام نہیں بتائے گئے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں قاضی عبداللطیف صاحب آپ ان کے پاس چیمبر میں تشریف لے جائیں ۔ اگلا سوال ۔

قاضی عبداللطیف : اگلے سوال کے متعلق حاجی سیف اللہ صاحب نے کہا تھا کہ آج میں بیمار ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : ۱۲۵ اور ۱۲۸ سوال ان کے آنے تک چھوڑ دیں اگلا سوال جناب محسن صدیقی صاحب ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! سوال نمبر ۱۲۵ اور ۱۲۸ اگلے کسی سیشن تک ملتوی کر دیا گیا ہے یا آج بس اس کا جواب تحریری طور پر ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں جی ۔ منسٹر صاحب کی طرف سے ریکوئسٹ آئی ہوئی ہے، اگلا جو دن آئے گا اس پر لیا جائے گا۔

مولانا کوثر نیازی : پھر دوبارہ آئے گا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی ہاں ۔

مولانا کوثر نیازی : ویسے اور وزراء صاحبان موجود تھے وہ اس کو لے سکتے تھے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : بس ٹھیک ہے ۔ میرے پاس ریکوئسٹ آئی ہے ۔ اگلا سوال جناب محمد محسن صدیقی صاحب ۔

ALLOTMENT OF 7 MARLA PLOTS

126. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) total number of seven-marla plots allotted so far, both in urban and rural areas, under the Prime Minister's five point programme ; and

(b) the steps if any taken to enhance the scope of the seven-marla scheme in order to provide housing facilities to the people on a more extensive scales especially low-paid employees and workers ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab: (a) 584,689 plots of seven marla have since been allotted.

(b) The scheme, besides giving plots to shelterless rural poor has been extended to workers and ***Mustahqeen-e-Zakat***

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister inform the House whether there has been a survey made as to the shelterless people or needy people or deserving people and has he got any consolidated figure about them ?

Mr. Deputy Chairman : Haji Hanif Tayyab Sahib.

جناب محمد حنیف طیب : سر! لوگوں کی ضروریات کا سروے کرانے کے بعد یہ طے کیا گیا ہے کہ ۱۹۹۰ء تک ہمیں ۲۲ لاکھ پلاٹ تقسیم کرنے چاہئیں جس میں سے ۱۵ لاکھ صوبہ پنجاب میں پانچ لاکھ صوبہ سندھ میں اور ایک ایک لاکھ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں ۔ یہ ان کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر بعد میں فارمولیٹ کیا گیا ہے ۔

جناب محمد محسن صدیقی : کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق کریں گے کہ یہ جو پرائم منسٹر کی عوام کے لیے بڑی خوش آئند سکیم ہے اس میں عوامی نمائندوں کو شریک رکھا جائے تاکہ وہ یہ دیکھ سکیں اور اپنے اپنے حلقے میں صحیح طریقے سے کام کر سکیں ۔

جناب محمد حنیف طیب : پلاٹوں کی تقسیم میں عوامی نمائندوں کو شریک کیا گیا ہے ۔ ان پلاٹ کے سلسلے میں عوامی نمائندوں کی رائے کو شامل کیا گیا اور ان کو شریک بھی کیا گیا ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ وزیر اعظم کے ۵ نکاتی پروگرام کے تحت کل کتنی ہاؤسنگ سکیمیں زیر عمل ہیں ؟

جناب محمد حنیف طیب : سر یہ سوال سات مرلہ سکیم کے بارے میں ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! وزیر صاحب یا تو فرمائیں کہ وہ نہیں جانتے یا اگر ہے تو کہیں ہاں ۔

جناب محمد حنیف طیب : سر کچھ نہ کچھ سوال کے ساتھ سپلیمنٹری سوال کا تعلق ہونا چاہیے ۔

مولانا کوثر نیازی : آپ وزیر ہاؤسنگ ہیں سات مرلہ سکیم اور ہاؤسنگ سکیم آپس میں جو تعلق رکھتی ہے وہ واضح ہے ۔

جناب محمد حنیف طیب : سات مرلہ سکیم بے گھر لوگوں کو پلاٹ فراہم کرنے سے متعلق ہے فاضل رکن جو سوال ہاؤسنگ کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں فریش نوٹس دیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تسلی کر دی جائے گی۔

مولانا کوثر نیازی : تو یہ جواب دیں ۔ کیا وفاقی ملازمین کو بھی کوئی رہائشی سکیم فراہم کرنے کا پروگرام وزارت کے زیر غور ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : ویسے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! سرکاری ملازمین بھی غریب . . . .

جناب ڈپٹی چیئرمین : وہ بجا ہے مگر اس کے لیے آپ فریش سوال دے دیں ۔ اس سوال سے اس کا تعلق نہیں بنتا یہ تو سات مرلہ سکیم سے متعلق ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد : سات مرلہ سکیم میں اس کا اصل سوال سے سرکاری ملازمین خاص طور پر ۱سے ۴ گریڈ تک کے ملازمین کے لیے کچھ کیا جا رہا ہے ؟

جناب محمد حنیف طیب : سات مرلہ سکیم میں تمام پاکستانی بشمول سرکاری ملازمین جو low paid سرکاری ملازمین ہیں سب کو شامل کیا گیا ہے ۔

جناب محمد ہاشم خان : ایک correction: کرنی تھی ۔ سر میرا نام سردار محمد ہاشم نہیں ہے ۔ سردار محمد ہاشم لونی جو ہیں وہ بلوچستان کے ہیں میرا نام محمد ہاشم خان ہے میں فرنٹیئر سے ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی خان صاحب ۔

جناب محمد ہاشم خان : سر جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ایک لاکھ فرنٹیئر کے لیے اور ایک لاکھ بلوچستان کے لیے پلاٹ دیئے ہیں ۔ جب کہ سندھ کے لیے انہوں نے ۵ لاکھ رکھے ہیں میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ

فرنٹیئر کے لیے ایک لاکھ پلاٹ کیوں دیئے ہیں جب کہ ہماری آبادی بھی سندھ سے تھوڑی بہت ملتی جلتی ہے تو اتنا فرق کیوں ہے؟

جناب محمد حنیف طیب: سر ابتدائی طور پر یہ سکیم سٹیٹ لینڈ کے لیے بنائی گئی ہے سٹیٹ لینڈ جن صوبوں میں میسر ہے ان میں یہ کام خاصا تیز جا رہا ہے اس کے علاوہ ہم نے صوبائی حکومت کو بھی یہ جو ایک لاکھ کا ٹارگٹ، دیا ہے اس ایک لاکھ میں بھی صوبہ سرحد میں کام جو ہے نیچے سے سیکنڈ لاسٹ ہے اور بلوچستان میں سب سے کم ہے اور میں نے دو میٹنگز کی ہیں جس میں متعلقہ منسٹریز کے افسران کو بلایا ہے کہ کم از کم جو ٹارگٹ دیا گیا ہے وہ اس کو میٹ کریں اس لیے کہ اسوقت تک پنجاب ون تھرڈ کو میٹ کر چکا ہے اور ہمارے سندھ میں ۴۰ سے ۶۰ فیصد ٹارگٹ میٹ کر لیا گیا ہے لیکن ابھی سرحد اور بلوچستان میں اس سلسلے میں کام کافی سست ہے ہے۔ ہمارا کام چونکہ coordinating کا ہے بنیادی طور پہ یہ کام صوبوں کا ہے تو ہم coordinate کر کے یہ بھی کام کر رہے ہیں کہ کم از کم ۱۹۹۰ء تک صوبائی حکومتیں یہ ٹارگٹ حاصل کر لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، احمد میاں سومرو صاحب۔

جناب احمد میاں سومرو: کیا یہ سکیم فیڈرل کی ہے یا پراونشل کی ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: انہوں نے وضاحت کر دی ہے میرا خیال ہے آپ نے غور نہیں فرمایا ان کا کام تو coordinate کرنے کا ہے۔

جناب محمد حنیف طیب: میں نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ basically یہ کام صوبوں کا ہے ہمارا کام ان کی implementation کے کام کو co-ordinate کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! میرداد خیل صاحب یہ سوال آخری ہوگا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ سات مرلہ سکیم کے لیئے کوئی کمیٹی بنائی گئی ہے اگر بنائی گئی ہے تو اس میں ممبران کے نام بتا سکیں گے کہ کون کون ہیں اور کن کن صوبوں کے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : پورے پاکستان کے صوبوں کے ممبران کے نام کیسے بتا سکیں گے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ جو کمیٹی بنائی ہے یہ وفاقی ہے تو اس لیئے میں کہہ رہا ہوں۔

جناب محمد حنیف طیب : فریش نوٹس دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : فریش نوٹس دے دیں۔ اگلا سوال جناب محمد محسن صدیقی صاحب۔

OIL EXPLORATION FOR FOREIGN OIL COMPANIES

127. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui** : Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the number and names of foreign oil companies working in the country for oil exploration ;

(b) the progress and out put of these companies as compared to Government controlled Oil and Gas Development Corporation ;

(c) the terms and conditions of the foreign companies on which they explore oil in the country : and

(d) whether the Government intends to encourage and provide incentives to private sector to take part in the task of oil exploration ?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) At present seven foreign oil companies are operating in the country. These are Union Texas Pakistan Inc. ; Occidental of Pakistan Inc. ; Crescent Petroleum Company ; Canada Northwest, Energy Ltd. ; Anglo Suisse Pakistan Inc. ; Ranger Oil Limited and Lasmo Oil Pakistan Limited.

(b) It would not be possible to make such a comprehensive assessment within the limits imposed by the rules governing questions.

(c) The terms and conditions of foreign oil companies are negotiated on the basis of Pakistan Petroleum (Exploration and Production) Rules, 1986 and the Model Contract.

(d) The Government has already provided number of incentives to encourage priavte investment in the field of petroleum exploration. These incentives have been given a legal cover through Regulation of Mines and Oil fields and Mineral Dev. (Government Control) Act, 1948.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister inform the House as to how many companies have been given licence for exploration of off shore areas of Karachi.

Ch. Nisar Ali Khan : Sir, there is only one company with which were having negotiations over the last year or so. We have signed the memorandum of understanding and hopefully within this year they will start seismic work. The company is an American company by the name of Occidental.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister further illustrate that the whole range that is the off shore range from Gulf to Karachi and Karachi to Bombay has been found that it is oil rich, why a crash programme has not been established so far to explore the oil which we badly need and which is one of the biggest expenditure on our exchequer in foreign exchange ?

Ch. Nisar Ali Khan : Sir, the Government is as anxious probably more anxious than the honourable Member to attract foreign investment in the off shore areas. I think one of the main impediments is the high rate of investment. You require at least 30 million dollars to drill one well in the off shore and as opposed to that you require just

about 2 to 4 million to drill an on shore well. We have been trying to attract as I said, foreign investment. Previously only the Oil and Gas Development Corporation which is the public sector company, had drilled a well and that too with financial help from Canada. Now the main, as I said, problem is the question of funds and although I totally agree with the honourable member that there is a tremendous amount of potential in the off shore area but what is keeping the companies back is the prohibitive rate of investment involved and because of the high risks involved.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister consider the desirability, having seen the failure of OGDC to incorporate it as a body in which private sector is also included and private sector meney with enlightened entrepreneurship is inducted. So that his complaint about lack of money and, of course, lack of efficiency is obvious, can be obliterated.

Ch. Nisar Ali Khan : There is no question of failure of the OGDC. I just pointed out one particular event, one particular part of their programme in the off shore exploration. In fact, during their drilling the Oil & Gas Development Corporation did make a discovery. it was a discovery of gas but it was not found economicaly feasible to bring it on production. As far as the private investment is concerned that, Sir, is a different ball game altogether and the Government has already taken steps to invite and attract foreign and private investment. Any particular proposal which the honourable member has in this respect will be welcomed.

Mr. Javed Jabbar : Point of order Mr. Chairman.

I am referring to section (b) of the question which has just been asked by Mr. Mohsin Siddiqui and the answer as given in section (b). I think the information asked for is sufficiently important and relevant for it to be placed at least in the Senate library because even if it cannot come within the scope of answers to questions, it is absolutely substantive to the spirit of the question being asked. Would the honourable Minister care to place that assessment on the Table of the House ?

Ch. Nisar Ali Khan : Yes, Sir, I would be most glad to do that.

Mr. Deputy Chairman : Next question. Mr. Javed Jabbar.

NATIONAL ENVIRONMENT POLICY

129. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) whether the Government has a national environment policy for the country ; and if not ;

(b) the time by which the Government intends to formulate and enforce such a policy ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab (a) No.

(b) Formulation of a National Environmental Policy is included in the functions of the Environmental Protection Agency. Institutional infrastructure of the Agency is being finalized. The Agency as and when it starts functioning shall take up the preparation of the policy and its subsequent enforcement.

Mr. Javed Jabbar : Supplementary, Sir. Would not the honourable Minister agree that instead of the establishment of an agency, the establishment of an authority with much wider and greater powers would be more effective.

Mr. Muhammad Hanif Tayyab : Sir, it will be given due consideration.

Mr. Javed Jabbar : When this Authority/Agency will start functioning ?

جناب محمد حنیف طیب : اس کا انسٹیٹیوشنل ڈھانچہ تیار کر لیا ہے، جلد ہی یہ ایجنسی کام شروع کر دے گی۔

جناب جاوید جبار : ۱۹۸۸ میں کام شروع ہو جائے گا۔

جناب محمد حنیف طیب : امید ہے کہ اسی سال یہ ادارہ کام شروع کر دے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سوال نمبر ۱۳۰ جناب جاوید جبار صاحب ۔

PRESERVATION OF ENVIRONMENT

130. ***Mr. Javed Jabbar :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the measures enforced by the Federal Government to control pollution of the environment by industrial waste ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab : Pakistan Environmental Protection Ordinance, 1983 provides for the control of pollution and preservation of environment which, *inter-alia,* also includes the pollution by industrial wastes. The Environmental protection agencies both at the Federal and Provincial level are responsible to enforce necessary measures. These Agencies are being established and shall be functioning shortly. Environment and Urban Affairs Division, however, have finalized the Environmental Quality Control standards and shall be disseminated to the Agencies for enforcement.

Mr. Javed Jabbar : Sir, is the honourable Minister aware that the pollution in the Karachi harbour and in areas around Lahore has reached such high levels that it is poisonous to eat fish and sea-food from the Karachi costline ?

جناب محمد حنیف طیب : سر ! اس سے ہم aware بھی ہیں اور ہم نے اس سلسلے میں سروے بھی کرایا ہے اور اس سلسلے میں صوبائی حکومتوں کو اقدامات کرنے کے لیے بھی لکھا ہے سندھ اور پنجاب میں کام بھی شروع ہو گیا ہے ۔ بلوچستان اور صوبہ سرحد سے کہا گیا ہے کہ pollution کے سلسلے میں جو سروے رپورٹ ہے اس پر کام شروع کریں pollution survey report میں خصوصاً چھ شہروں کے بارے میں لکھا گیا ہے ، ہم ان شہروں کو ٹیسٹ کے طور پر لے رہے ہیں اس سے امید ہے کہ صورت حال بہتر ہو جائے گی ۔

جناب جاوید جبار : آخری ضمنی سوال ، آرڈی نینس کو پرامگلیٹ ہوئے پانچ سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک صوبائی ایجنسیز مؤثر طور پر کام نہیں کر رہی ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

جناب محمد حنیف طیب : جناب دو صوبوں میں کام شروع ہو چکا ہوا ہے ۔ دو صوبوں کو ہم نے لکھا ہے کہ وہ اس کام کو تیز کریں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال ، سوال نمبر ۱۳۱ ۔ جناب جاوید جبار صاحب ۔

INDUSTRIAL UNITS AND POLLUTION HAZARDS

131. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether the Environment Division or related agencies are given any opportunity to examine proposed construction and operation plans of industrial units with reference to pollution hazards ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab: At the initiative of the government, only public sector industrial projects are examined from the point of view of pollution hazards. Specific instructions in this regard have been issued at Federal and Provincial levels. It is backed up by the force of law through provision of this requirement in the Pakistan Environmental Protection Ordinance, 1983.

Mr. Javed Jabbar : Is the clearance by the Federal Government a compulsory condition for the clearing of industrial projects before they can be established.

Mr. Muhammad Hanif Tayyab : Yes.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اور کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال ، انجینئر سید محمد فضل آغا سوال نمبر ۱۳۲ ۔

LOCAL RECRUITMENT POLICY

132. ***Engr. Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a policy of the Government that initial recruitment in grade 1 to 15 be made locally from the amongst the residents and domiciles of the area

(b) if so, the names, posts, place of permanent residence of those who have been appointed in Grade 1 to 15 in the Wapda Organization of the Baluchistan Province since after 1983?

Kazi Abdul Majid Abid : (a) Yes.

(b) A list relating to Power and Water Wings of Wapda containing the desired information is enclosed.

(List has been placed in the Senate Library).

انجنیئر سید محمد فضل آغا : قاضی صاحب، محترم بھی ہیں اور مہربان بھی ہیں میں صرف ان کی خدمت میں یہ گزارش کرونگا کہ قاضی صاحب کو جو اطلاعات بلوچستان سے ملی ہیں وہ نامکمل ہیں ۔ اس میں وہاں پر واپڈا کے جتنے سرکلز ہیں ان کی ڈیٹیلز بھی نہیں ہیں ۔ جتنے وہاں پر واپڈا کے ڈویژنز ہیں ان کی ڈیٹیلز بھی نہیں ہیں ۔ ایک تو گزارش یہ ہے کہ مہربانی فرما کر قاضی صاحب ان سے مکمل ڈیٹیلز منگوا لیں کیونکہ قاضی صاحب کو انہوں نے مس انفارم کیا ہے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے وہاں پر ۱۵ گریڈ سے نیچے کے متعلق ملازمین کا جو کوٹہ بتایا ہے اس بارے میں گزارش ہے کہ ہم ہمیشہ سنتے آ رہے ہیں کہ بلوچستان کے لوگ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ ان کو بڑی پوسٹوں پر لگایا جائے لیکن گریڈ ۱۵ اور اس کے نیچے ملازمین کے بارے میں خود حکومت کہتی ہے

کہ پراونس وائز لوگوں کو لگایا جائے - آپ اگر ان لسٹوں کو دیکھیں جو یہاں دی گئی ہیں گو یہ مکمل نہیں ہیں - صرف تین چار ڈویژنوں کی انفارمیشنز ہیں، ان کے مطابق ۴۰ پرسنٹ ملازمین باہر کے ہیں - تو کیا قاضی صاحب فرمائیں گے کہ ان کے اس سلسلے میں کیا ارادے ہیں اور قاضی صاحب ہماری ایک بزرگ ہونے کے ناتے سے کس طرح ہماری مدد کر سکتے ہیں اور ہماری یہ شکایت کس طرح دور ہو سکتی ہے -

قاضی عبدالمجید عابد : جہاں تک لسٹوں کا تعلق ہے، ان کے متعلق میری معلومات تو یہی ہیں کہ یہ صحیح ہیں - جو لسٹیں انہوں نے سپلائی کی ہیں ان میں خود انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ ۱۲۷ کے قریب آدمی ایسے ہیں جو کہ باہر کے صوبوں سے متعلق رکھتے ہیں - بلوچستان میں پاور سسٹم کچھ دیر سے انٹروڈیوس ہؤا تھا، اس لئے شروع میں کچھ ملازمین باہر سے وہاں گئے تھے اور اب وہ آہستہ آہستہ replace ہو رہے ہیں - ان میں فقط چار/ پانچ آدمی تھے جو ورک چارج تھے، ان کو ابھی ریگولر کیا گیا ہے اور ایک آدمی کو باپ کے مرنے کے بعد، واپڈا کے رولز کے مطابق، ملازمت دی گئی ہے - تاہم جیسے ہمارے فاضل ممبر صاحب نے فرمایا ہے اگر وہ میرے ساتھ بیٹھ کر لسٹ scrutinise کریں اور نشاندہی کریں کہ کہاں کہاں غلطیاں موجود ہیں تو اس طرح سے واپڈا پر گرفت مضبوط کی جا سکتی ہے کہ وہ ان غلطیوں کا ازالہ کریں اور اصلاح کریں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : میں جناب قاضی صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ واپڈا کو بلوچستان میں آئے ہوئے بیس سال ہو چکے ہیں میں نے جو لسٹ قاضی صاحب سے مانگی ہے وہ ۱۹۸۳ء کے بعد کی مانگی ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ قاضی صاحب کے دفتر میں جا کر بھی اس سلسلے میں بات چیت کر سکتے ہیں .....

انجنیئر سید محمد فضل آغا : آپ میری عرض سن لیجئے - میں ریکارڈ کی درستگی کے لیے عرض کرتا ہوں تاکہ ریکارڈ صحیح رہے - میں نے ۱۹۸۳ء کے بعد کی بھرتی کی لسٹ مانگی ہے شروع کی لسٹ نہیں مانگی - قاضی صاحب نے چونکہ فرمایا ہے کہ شروع میں بلوچستان کے لوگ واپڈا میں ملازم کم تھے اس لیے ۲۰ سال پہلے وہاں باہر سے لوگ گئے تھے - میں جناب اس وقت کی بات نہیں کر رہا ہوں - میں نے ۱۹۸۳ء کے بعد سے جو بھرتی ہوئی ہے اس کے متعلق بات کی ہے - اس میں آپ لاسٹ میں دیکھیں کہ انہوں نے جو مجھے لسٹ دی وہاں پر ایک کویت فنڈ آرگنائزیشن ہے جو پورا پراجیکٹ ہے اس کے سرکل اور ڈویژن ہیں اور اس میں کوئی سینکڑوں کے حساب سے لوئر گریڈ کے لوگ کام کرتے ہیں جب کہ انہوں نے یہاں صرف ۱۵/۱۴ آدمیوں کے نام دے کر جان چھڑالی - قاضی صاحب کے ساتھ چیمبر میں بیٹھ کر تو ہم ضرور عرض کریں گے لیکن for the sake of record یہ انفارمیشن اور کمپلیٹ ڈویژنز کی انفارمیشن نہیں صرف ان ڈویژنز کی انفارمیشن انہوں نے دی ہے جن میں ۹۰ فیصد لوگ بلوچستان کے موجود ہیں - لیکن ان ڈویژنز میں جہاں بلوچستانی کے لوگ ۲۰ فیصد بھی موجود نہیں ہیں اس کی تو انفارمیشن ہی نہیں دی for instance کویت فنڈ کا جو last page ہے اس میں کویت فنڈ آرگنائزیشن لگا ہوا ہے قاضی صاحب ملاحظہ فرمائیں اس میں صرف ۱۳ لوگوں کے نام دیئے جب کہ سینکڑوں لوگ وہاں کام کرتے ہیں پوری آرگنائزیشن ہے جو کویت فنڈز سے چلتی ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے آپ ان کے چیمبر میں تشریف لے جائیں ۔ اگر پھر بھی آپ کی تسلی نہ ہوئی تو پھر آپ اس کو دوبارہ لے آئیں ۔ وقفۂ سوالات بھی ختم ہو چکا ہے

BAN ON RECRUITMENT

† 133. ***Engr. Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the WAPDA has imposed ban on appointments against existing vacancies for the posts in grade 1 to 15 ; If so the reasons therefor ?

Kazi Abdul Majid Abid : Yes. WAPDA had imposed a temporary ban on all recruitment from B.P.S. 1 to 15 in the first week of October, 1987 to absorb nearly 500 remaining repatriates of defunct MCPL, 600 other WAPDA formations and approximately 700 surplus employees of Kalabagh Dam Project.

NATIONAL ENGINEERING SERVICES LTD

134. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the "National Engineering Services (Pakistan) Ltd.", has declined to submit its accounts to Government audit on the plea that a decision in the matter is awaited from the Ministry of Water and Power ;

(b) which agency if any, is presently responsible for the pre-audit and post-audit of the said concern and when was its last annual audit carried out ; and

(c) whether there is any arrangement for carrying out internal audit also ?

---

† *Question Hour being over the remaining questions and answers were placed on th Table of the House.*

(b) the estimated amount per annum to be realized from gas sales in the Province of Sind by the Southern Gas Company on account of proposed increase of Rs. 6.63 per MCFT in existing gas price; and justification for the increase?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) During the financial year 1986-87 Southern Gas Company Limited supplied 2,737,646 Hecta Cubic Matres of gas in Sind Province. Total value of the gas sold was Rs. 3,508.421 million which includes Development Surcharge of Rs. 1,130.830 million.

(b) There is no proposal for increase in the existing price of Southern Gas Company.

FURNACE OIL

137. ***Mr. Abdul Majid Kazi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to his reply given in Starred Question No. 149 dated 6-10-1987 and Starred Question No. 130 dated 3-8-1987 and state:

(a) the date from which furnace oil became deficit in the country;

(b) year-wise and field-wise quantities in million cubic feet (MMCF) from various oil fields and cummulative value of these flared gases in terms of import substitution price of furnace oil of corresponding period from the date of deficit oil till 30th June, 1987;

(c) whether it is a fact that the low pressure associated gases of the quantity of 7.18 MMCFD is being flared from the oil fields of Khaskheli, Laghari, Dhabi and Mazari; and

(d) if answer to parts (b) and (c) be in the affirmative whether the said quantity of gas could generate about 26 MW of electricity daily; if so, the steps being taken by the Government to stop the wastage of such a valuable resource?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) March, 1984.

(b) It is detailed in Annexure-A.

(c) Yes.

Kazi Abdul Majid Abid : (a) No.

(b) (i) For pre-audit there is an internal section in the Company which conducts audit on continuous basis.

(ii) For post audit there are statutory audit accountants M/s. Riaz Ahmed and Co., appointed by the share holders of the Company. In addition, post audit is also conducted by the Auditor General of Pakistan.

(c) same as in sub-para (i) of part (b)

INDUS WATER COMMISSION'S REPORT

135. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether the Indus Water Commission report has been approved by the Government ; if so, whether the Government has any plan to publish the same ; and

(b) whether the report contains recommendations calling for the consent of the four provinces before undertaking the Kala Bagh Dam Project ?

Kazi Abdul Majid Abid : (a) No. The Indus water apportionment issue is presently under consideration of the Council of Common Interests.

(b) The issue would be decided by the Council of Common Interests, in which the Provinces are represented through their Chief Ministers.

SUPPLY OF GAS IN SIND BY S.G.C.

136. ***Mr. Abdul Majid Kazi :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to his reply given in Starred Question No. 148 dated 6-10-1987 and state :

(a) the quantity and value of natural gas supplied by the Southern Gas Company to the consumers in the Province of Sind during the financial year 1986-87, indicating also the amount of development surcharge for the above period ; and

(d) Yes. Gas from Dhabi and Mazari fields is proposed to be connected to the gas transmission system whereas the gas from Khaskheli will be utilized for artificial lift of oil in 1988. Similar proposal is underway for Laghari associated gas for which the engineering evaluation is in hand.

Annexure-A

YEARWISE & FIELD-WISE QUANTITIES IN MMCF & CUMMULATIVE VALUE OF FLARED GASES IN TERMS OF IMPORT SUBSTITUTION PRICE OF FURNACE OIL

S. No.	Field	Period	Flared Gas (MMCF)	Value of Gas Flared US $ Million
1	2	3	4	5
1.	Khaskeli	March, 84—June, 1984	173	792
		July, 84—June, 85	410	1.779
		July, 85—June, 86	963	2.860
		July, 86—June, 87	827	1.762
			2373	7.193
2.	Laghari	March, 84—June, 84	82	.376
		July, 84—June, 85	575	2.495
		July, 85—June, 86	906	2.690
		July, 86—June, 87	983	1.867
			2546	7.428
3.	Dabhi	July ,85—June, 86	251	.745
		July, 86—June, 87	745	1.606
			1005	2.351
4.	Mazari	July, 86—June, 87	509	1.084

1	2	3	4	5
5.	Dhurnal	March, 84,—June, 84	137.73	.769
		July, 84—June, 85	2319.00	12.958
		July, 85—June, 86	1720.91	6.235
		July, 86—June, 87	788.57	2.018
			4966.21	21.98
6.	Tando Alam	July, 84—June, 85	270	1.267
		July, 85—June, 86	365	1.174
		July, 86—June, 87	365	0.841
			1000	3.282
7.	Toot	March, 84—June, 84	162.12	0.791
		July, 84—June, 85	622.69	2.880
		July, 85—June, 86	737.665	2.337
		July, 86—June, 87	565.385	1.284
			2087.86	7.292
8.	Adhi	March, 84—June, 84	356.24	1.871
		July, 84—June, 85	2151.20	10.706
		July, 85—15th May, 86	2246.22	7.659
			4753.66	20.236
		Grand Total	19240.73	70.846

The value of gas calculated above is theoratical since the price of associated gas is not determined on 100 per cent import parity price of Fuel Oil. In addition low pressure gas cannot be put to any economic use without substantial investment and that too if the field life warrants.

BADIN BLOCK GAS FIELD INTEGRATION PROJECT

138. ***Mr. Abdul Majid Kazi :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the date on which Badin Block Gas Field integration Project (Gas Transmission supply from Badin Block to Jamshoro) will be commissioned, and the names of the towns enroute alongwith the date on which these towns will receive gas supply ;

(b) whether it is a fact that an Agreement has been executed between Sui Gas Transmission Co. (SGTC) and Union Texas Pak, Whereby SGTC is to purchase the gas on Take or pay basis. If so, year-wise average quantity of gas to be purchased and the break-up of the location wise sale for the period of first three years of operation ;

(c) the quantity in tons/day of liquified Petroleum Gas (LPG) that could be recovered from this project and its value in terms of import parity of Kerosine on BTU basis and the steps taken to ensure its recovery and utilisation on commissioning of the said project ;

(d) whether the present flaring of 8.5 MMCFD of Associated gases in South viz, Badin Block including Tando-Alam would come to a halt on completion of the project ; and

(e) the average value of above flared gases in terms of import parity price of furnace Oil ?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) The Badin Block Gas Field Integration Project is expected to be completed by June, 1988. The names of the towns enroute are Badin, Tando Bago, Pir Ali Mardan, Tando Ghulam Mohammad Khan.

(b) The agreement is under negotiations. The projected gas sales envisaged in the PC-I of the Badin Gas Transmission Project are as follows :—

	Average Day Sales
1988-89	70.50 MMCF
1989-90	89.50 MMCF
1990-91	100.00 MMCF

(c) Specific volume of the product can not be committed at this stage as the gas specifications are yet to be agreed between the Badin Joint Venture and SGTC.

(d) At present 8.1 MMCFD gas is being flared at 5 fields. About 4 MMCFD would be immediately injected into the Badin Pipeline whereas efforts would be made for the utilization of the balance quantity as soon as possible.

(e) Rs. 0.344 million/day.

LPG PLANT QUETTA

139. ***Engr. Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to shift the LPG airmixed plant established at Quetta to some other city of Baluchistan Province; if so the name of that city ?

Ch. Nisar Ali Khan : There is no such proposal under consideration.

INSTALLATION OF TRANSFORMER

AT BAGH PUR DHERI SCHOOL

140. ***Mr. Ahmed Mian Soomro** : Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the reply to Starred Question No. 123 dated 3rd August, 1987 and state :

(a) whether it is a fact that in compliance with the reply, Government High School, Bagh Pur Dheri was provided with electricity after installation of the transformer which was lying in the school premises ; and

(b) whether it is also a fact that the transformer was removed in the month of August, 1987 on the pretext that it was out of order ; and if so, the reasons therefor ?

Kazi Abdul Majid Abid : (a) No, a new 25 KVA 11|4 KV Transformer was installed in Government High School Bagh Pur Dheri.

(b) Yes, the transformer in question had gone out of order in 8|1987 within warranty period. Because of non-availability of transformer, the transformer could not be installed soon. However, on 20-12-1987 another new 25 KVA transformer has been installed in the school and suply has been restored.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILL. PAKSHAI AND KOTLA

141. ***Mr. Ahmed Mian Soomro** : Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the villages Pakshai and Kotla were approved by the Government for the provision of electricity in 1986-87 and 1987-88 respectively ; and

(b) the reasons for not providing the electricity to the adjacent areas of the village Pakshai and Government Primary School, Narota, already approved in 1986-87 ; and the expected time by which the electricity will be provided to the said area ?

Kazi Abdul Majid Abid : (a) Yes.

(b) Village Pakshai does not fulfil the criteria laid down for electrification while the survey of village Kotla is in progress.

No application has so far been received for providing connection to Primary School Naroja.

PROPRIETORY RIGHTS TO THE ALLOTTEES OF GOVT. QUARTERS

142. ***Maulana Kausar Niazi** : Will the Minister for Housing and Works be pleased to refer to the question No. 97 and its answer made in the House on 30th July, 1987 and state in view of the huge loss being sustained by the Government in the maintenance of quarters in Sector G-6, Islamabad, will the Government consider the desirability of granting proprietory rights in these quarters to their allottees without further loss of time ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab : It is not correct to say that huge loss is being sustained by the Government in the maintenance of quarters in Sector G-6, Islamabad. As such the proposal of disinvestment of the said quarters does not merit consideration at this stage.

RENT OF QUARTERS BELOW ENTITLEMENT

143. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to charge standard rent from those Government servants who occupy such category of Government Houses which are two stages below their entitlement. If not the reasons therefor ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab : No such proposal is under the consideration of the Government because under the rules a Government employee has to pay 5 per cent of his emoluments as rent in such cases.

FEATURES OF KALA BAGH DAM

144. ***Prof Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the present state of the Kala Bagh Dam spelling out broad features of the original programme such as weight, storage, and power generation capacity and area in undated modifications made ;

(b) whether Kala Bagh Dam project has been approved by the Development working Group and the Economic Co-ordination Committee ; and

(c) whether the Provincial Governments have been consulted in the finalization of the project and, if so, whether complete agreement has been reached between the Central and the Provincial Governments on this issue ?

Kazi Abdul Majid Abid : (a) The broad features of the original and modified design of Kala Bagh Dam are as given below :—

	Original	Modified
(1) Reservior retention level	925 ft	915 ft
(2) Reservior Drawdown level	825 ft	825 ft
(3) Reservior Storage (Million Acre feet)		
(a) Gross	9.375 (MAF)	7.923 (MAF)
(b) Live	7.613 (MAF)	6.463 (MAF)
(4) Average Annual energy	11172 (GWH)	10886 (GWH)
(5) Land affected	159,700 (acres)	134,500 (acres)

(b) No.

(c) The Provinces are being consulted.

ACTION ON INDUS WATER COMMISSION'S REPORT

145. ***Prof. Khurshid Ahmed :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the action taken on the report of Indus Water Commission submitted by the Chief Justice of Pakistan to the President on 14-4-1983 ; and

(b) whether the Government intends to place the said report before the Parliament for discussion ?

Kazi Abdul Majid Abid : (a) The issue of apportionment Indus Water is under consideration of the Council of Common Interest.

(b) In view of (a) above, the question is not relevant.

OPEN AREAS IN HOUSING SCHEMES

4. **Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) whether it is a fact that in the planning of housing schemes open areas for parks and playgrounds are reserved as a matter of policy ; and

(b) whether there is a law prohibiting conversion of spaces reserved for the aforesaid purposes into residential and commercial plots ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab : (a) Yes. Normal Town Planning principles are observed followed about the provision of open spaces in the shape of parks, playgrounds etc. to enable healthy environment in accordance with normal land uses.

(b) No. Expect for the N.W.F.P., where N.W.F.P. urban planning ordinance, 1978 provides for preservation and protection of open spaces, no other province or agency has enacted any law to prohibit conversion of open spaces into other uses. However, under specific orders or administrative policy instructions normally conversion|diversion|change of any plot in the layout plan of a housing scheme is not allowed to any other uses other than for which it has been approved. Control over development is being exercised|regulated through the bye-laws of the concerned Local Body|Development Agency and plans originally approved are strictly adhered to.

PROJECTS COMPLETED BY PWD

5. **Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to furnish the following information in respect of completed projects costing more than Rs. 2.5 million, executed by Pak PWD, during the last five years :

(a) list of works showing estimated costs, tendered cost, the completion time specified in the contract|agreements ;

(b) list of works for which completion cost exceeded the tendered cost by more than 10 per cent together with reasons for the excess ; and

(c) list of works in which the cost of extra items of works not covered by the agreement items exceeded 10 per cent of the total accepted tendered cost with reasons therefor ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab : (a) At Annexure I.

(b) At Annexure II.

(c) At Annexure III.

(Annexures have been placed in the Senate Library.)

INCREASED CHARGES OF GAS IN PAKISTAN

6. **Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the current rates being charged from the consumers of Karachi Gas Company|Southern Gas Company for laying gas pipelines of 20mm to 200mm sizes ;

(b) whether it is a fact that the Gas Company has a monopoly and can fix the rates on its own ; and

(c) at the time when the Gas Co increases its prices whether any check is made to establish the justification for such increases and their reasonableness ?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) The cost of laying pipeline of various diameters in the area of Karachi and other than Karachi, is as under :—

Pipeline diameter	In Karachi area (Rs/Meter)	Outside Karachi (Rs/Meter)
20 MM	141	158
25 MM	172	193
50 MM	292	328
100 MM	529	595
150 MM	795	894
200 MM	1216	1368

(b) The rates are fixed by the Company from time to time keeping in view the actual cost of material and construction.

(c) The rates are reviewed by the company after every six months to take care of the changes in exchange rate, cost of material, local costs, salaries and contract labour etc.

SELECTION OF COACHES AND MANAGER

7. **Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state the criteria of selection of coaches and managers for National Sports teams ?

Mr. Nisar Muhammad Khan : The appointment of team managers and coaches is the prerogative of the respective National Sports Federations. However, for major sports events *i.e.* Olympics, Asian and SAF Games when the National Training Camps are organized under the administrative control of the Pakistan Sports Board, the concerned Federations are prevailed upon to conside foreign as well as local coaches associated with the Training Camps for appointment as officials with the National Teams.

THE NATIONAL HOUSING POLICY

8. **Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that a Housing Policy is under consideration of the Government ; and if so the time by which the said policy will be announced ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab : Yes. The National Housing Policy is under consideration of the Goverment. As soon as it is approved by the Cabinet it will be announced.

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب اصغر علی شاہ اپنی بیماری کی وجہ سے ۷ تا ۱۸ جنوری اجلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ لہٰذا انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب میر علی نواز خان تالپور چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ۷ تا ۱۷ جنوری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لیئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لیئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب چوہدری رحم داد نے اپنے ضروری کام کی بنا پر ایوان سے ۱۲ جنوری کی رخصت کیلئے درخواست کی ہے کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب ڈپٹی چیرمین : اب ایڈجرنمنٹ موشنز نمبر ۵ ۷ اور ۷۶ جناب پروفیسر خورشید صاحب اور طارق چوہدری صاحب کی ہیں اور ۹۴ مولانا کوثر نیازی صاحب کی ہے۔ منسٹر صاحب کی خواہش ہے کہ چونکہ انہوں نے قومی اسمبلی میں جانا ہے لہٰذا اگر ہاؤس اجازت دے دے تو پہلے take up کرلیں ایک ہی نفس مضمون کی ہیں۔ جی مولانا کوثر نیازی صاحب

RE: ACQUISTION OF A NUCLEAR POWERED SUBMARINES BY INDIA

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میری تحریک یہ ہے کہ روزنامہ جنگ نے ہانگ کانگ کے ایک جریدے کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ روس، برطانیہ، فرانس اور مغربی جرمنی سے نئے تباہ کن جہازوں، آبدوزوں اور سب سے بڑھ کر بحریہ کی مدد کرنے والے ہوائی جہازوں کی خریداری سے بھارت دنیا کی آٹھویں بحری طاقت بن گئی ہے۔ جریدے نے لکھا ہے کہ بھارتی بحریہ کی طاقت اس سے کہیں زیادہ ہو گئی ہے اور اس سے پڑوسی ملکوں کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے یہ اطلاع پاکستان کے لیئے بڑی alarming ہے اور بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ لہٰذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اس پر ایوان میں بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیرمین : جی وضاحت فرمادیں۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! انڈیا جس طرح اپنی فوجی طاقت کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے اس کے بعد اس ریجن میں ہی نہیں بلکہ دنیا میں ایک منی سپر پاور کی حیثیت اختیار کر گیا ہے جہاں تک اس کی land forces

کا تعلق ہے ماہرین نے ان ہتھیاروں اور اس کی فوج کے اعداد و شمار کے بعد جو تخمینے لگائے ہیں ان کا کہنا ہے کہ انڈیا کی لینڈ فورسز پاکستان، ملائشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، سنگاپور، فلپائن کی مجموعی فورسز کے برابر ہو چکی ہے اور جہاں تک اس کی ائیر فورس کا متعلق ہے وہ فرانس اور اٹلی کی مجموعی قوت کے برابر ہے اور بحریہ کا عالم یہ ہے کہ اس نے بھی حال ہی میں روس سے جو دو نیوکلیئر سب میرینز حاصل کرنے کا معاہدہ کیا ہے اس کے بعد وہ دنیا بھر میں آٹھویں بحری طاقت بن کر نمودار ہوئی ہے یہ جو دو سب میرینز انڈیا کی طرف سے حاصل کی گئی ہیں اس کے بعد بحر ہند کا مکمل کنٹرول بھارتی بحریہ کے قبضے میں چلا جائے گا اور اس سے جنوب مغربی ایشیا میں بحری اعتبار سے اس کا غلبہ اور استیلا قائم ہو جائیگا۔

پھر جناب والا! یہ بات بھی غور طلب ہے کہ انڈیا اس ریجن میں پھر وہ طاقت ہے کہ جس نے ۱۹۷۴ء میں ایٹمی دھماکہ کر کے ایٹمی ہتھیاروں میں خشکی کے اندر پہل حاصل کی تھی اور اب روس سے یہ دو سب میرینز حاصل کرنے کے بعد وہ اس ریجن میں سب سے پہلی طاقت ہے جو ایٹمی ہتھیاروں کو سمندر میں لے آئی ہے ایک سب میرین کی قیمت پریس میں جناب والا! ۵ سو ملین ڈالر بتائی گئی ہے لیکن میرے دوست اور پاکستان کے سابق سفیر مسٹر الیس۔ ایم۔ قریشی نے "مسلم" میں ڈاکٹر عبدالسلام کے حوالے سے جو مضمون لکھا ہے اس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ ایک سب میرین کی قیمت تین بلین ڈالر ہے ایک طرف روس سے اپنے تعلقات کا فائدہ اٹھا کر بھارت اس طرح اپنے آپ کو مسلح کر رہا ہے اور اپنی بحریہ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش میں مصروف ہے اور دوسری طرف امریکہ

برطانیہ بھی اس کو برابر امداد دیئے چلے جا رہے ہیں کہ وہ اپنی فورسز کو زیادہ سے زیادہ جدید خطوط پر استوار کر سکے۔ برطانیہ کے ابھی جو فارن سیکریٹری انڈیا کے دورے پر گئے ہوئے تھے اور ان سے جو بھارت کا معاہدہ طے ہوا ہے وہ ظاہر ہے کہ امریکہ کے اشارے کے بغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایک جانی ہوئی حقیقت ہے کہ برطانیہ بیرونی تعلقات میں انہی گائیڈنہ لائن کو اپناتا ہے جو امریکہ کی طرف سے اسے فراہم کی جاتی ہیں اس طرح بھارت ایک طرف روس سے اپنے تعلقات کا فائدہ اٹھا رہا ہے اور دوسری طرف امریکہ اور برطانیہ بھی اسے مسلح کرنے میں مصروف ہیں۔ جہاں یہ اس کی خارجہ پالیسی کی جیت ہے کہ اس نے اپنے آپ کو non-aligned رکھ کر اور کسی ایک بڑی طاقت کا طفیلی بننے کی بجائے سب سے اپنے تعلقات کو یکسر خطوط پر استوار کر کے یہ کامیابی حاصل کی ہے وہاں پاکستان کے دفاع کے لیے بھی یہ بہت بڑا ایک threat ہے اور یہ بات ایک جانی ہوئی حقیقت ہے کہ پاکستان کی بحریہ بہت ہی کمزور ہے اور ہمارے پاس جو جہاز ہیں وہ فرسودہ ہو چکے ہیں اور ہم اپنی بحریہ کو مضبوط بنیادوں پہ استوار کرنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہے اس کے نتیجے میں جو difference پیدا ہو گیا ہے پاکستان کے دفاع اور بھارت کی جارحیت کے پیش نظر، وہ ایسی صورت حال کی عکاسی کرتا ہے کہ اس پر ایوان میں بحث ضروری ہے۔

جناب جاوید جبار: پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین! یہ کیا وجہ ہے کہ میری بھی ایک ایڈجرنمنٹ موشن اسی موضوع کے ساتھ تعلق رکھنے والی تھی، جس میں، میں نے نشاندہی کی تھی اس خبر کی کہ ہندوستان نے اب

اپنی ہی سب میرین کی تعمیر شروع کر دی ہے جس کا براہ راست اس موضوع سے تعلق ہے کچھ دن پہلے شاید اس کو آپ نے چیمبر میں ناک آؤٹ کر دیا جب کہ دوسری ایڈجرنمنٹ موشنز آپ اسی موضوع پہ ایڈمیٹ کر لی ہیں یہ بات discriminatory اور unfair نہیں ہونی چاہیئے۔ اور میں درخواست کروں گا کہ مجھے بھی موقع دیا جائے کیونکہ میں نے بھی ایسی موشن submit کی تھی۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب جاوید جبار صاحب کیونکہ یہ چیئرمین صاحب نے ڈیل کیا تھا میں ان سے پتہ کر لوں گا اگر آپ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں تو ویلکم۔

پروفیسر خورشید احمد : میں اپنی تحریک پیش کرتا ہوں۔ میں سینٹ کے رول ۷۰ کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس امر پر بحث کی جائے جس کی اطلاع آج کے تمام اخبارات میں آئی ہے کہ روس نے ہندوستان کو جوہری آبدوز پٹے پہ دی ہے اور ہندوستان نے اسے وصول کر لیا ہے۔ جس سے اس علاقے میں قوت کا توازن ہندوستان کے حق مزید میں تبدیل ہو گیا ہے۔ جناب چیئرمین! ابھی اسی موضوع سے متعلق میرے محترم دوست مولانا کوثر نیازی نے تحریک پیش کی ہے۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ چند اہمیت کے پہلو آپ کے اور ایوان کے سامنے رکھوں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اگر آپ ہندوستان کے عزائم سیاسی اور عسکری جو اس پورے علاقے کے بارے میں ہیں ان پر نگاہ رکھیں تو یہ بات بالکل ثابت ہو جاتی ہے کہ ہندوستان پورے بحر ہند کو ایک ہندوستانی جھیل میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے مفکرین، اس کے پالیسی ساز آج سے نہیں ایک مدت سے برملا یہ بات کہہ رہے ہیں

کہ ہندوستان ہی اس علاقے کی اصل ریجنل سپر پاور یا منی ورلڈ پاور ہے۔ اگر ماضی کے ریفرنسز کو چھوڑ بھی دیا جائے تو پنڈت نہرو نے ڈسکوری آف انڈیا میں ہندوستان کے عالمی رول کی جو نشاندہی کی۔ ڈاکٹر پانیکر نے جو ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے اہم معماروں میں رہا ہے، 'انڈین اوشن' کے حوالے سے جو باتیں کہیں اور پھر ابھی ۱۹۸۲ء میں ہندوستان کے بیشتر مدبرین، سکالرز، پالیسی ساز، اور فارن سیکرٹری اور فارن آفس کے اہم افراد کی دہلی میں جو کانفرنس ہوئی تھی جس کی رپورٹ 'انڈیا سیکورٹی' کے نام سے ہندوستان میں ۱۹۸۲ء میں شائع ہو چکی ہے اور اس رپورٹ میں انہوں نے یہ بات کہی تھی کہ ہم اس علاقے میں اپنے مقاصد اور مفادات کو اس وقت تک محفوظ نہیں کر سکتے جب تک نیوکلیئر سب میرین حاصل نہ کر لی جائے۔ وہ ۱۹۸۲ء سے اس کوشش میں تھے کہ یہ سب میرینز حاصل کی جائیں اور پچھلے ماہ پہلی سب میرین روس نے ہندوستان کو دے دی ہے۔ اطلاعات یہ ہیں کہ دو نہیں پانچ تک سب میرین نیوکلیئر زیر معاہدہ ہیں اور اگلے تین سے پانچ سال کے اندر کچھ رپورٹس کے مطابق دو مزید، کچھ کے مطابق تین مزید اور کچھ کے مطابق چار سب میرینز ہیں جو انڈیا حاصل کر رہا ہے۔ اسی کے ساتھ جناب والا یہ بات بھی آپ اپنے سامنے رکھیں کہ کہا گیا ہے کہ سب میرین میں نیوکلیئر وار ہیڈز نہیں ہیں۔ لیکن یہ ہمارے لیے کوئی complacency فراہم نہیں کرتا بلکہ آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان ۱۹۷۴ء میں دھماکہ کرنے کے بعد سے اپنی نیوکلیئر صلاحیت پیدا کر رہا ہے۔ اور مختلف اندازوں کے مطابق اس وقت سو سے سوا سو بم بنانے کی صلاحیت اس کے پاس موجود ہے۔ ایکٹریسٹی کی ٹرم میں دو ہزار میگاواٹ، نیوکلیئر ذرائع سے پیدا کرنے کی قوت اس میں موجود ہے۔ اور مجھے خطرہ ہے اس بات کا کہ جو سب میرین دی گئی ہے اگر اس میں نیوکلیئر وار ہیڈز نہیں ہیں تو یہ دراصل انڈیا کی پالیسی ہے کہ وہ خود

ان چیزوں کو تیار کر رہا ہے تاکہ وہ خود اسے نیوکلیئر اسلحہ سے لیس کر سکے۔ اور روس یہ کہہ سکے کہ ہم نے نیوکلیئر اسلحہ اسے نہیں دیا۔

جناب والا! یہ بات بھی آپ کے سامنے ہے کہ ۱۹۷۱ء میں ہندوستان نے ہمارا ایسا بلاکیڈ کر دیا تھا کہ پاکستان بیرونی دنیا سے آبی راستوں سے تقریباً کٹ گیا تھا۔ ان تمام حقائق کے باوجود اگر آپ دیکھیں کہ کس طریقے سے تینوں فورسز میں ترقی ہوئی ہے تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ ملٹری کی آرمی کی deterrent پاور الحمدللہ ایک خاص تناسب سے بڑھتی رہی ہے کسی نہ کسی حد تک ائرفورس میں بھی اس بات کی کوشش کی گئی ہے خاص طور سے ایف ۱۶ کے بعد۔ لیکن اگر آپ نیوی کو دیکھیں تو یہ پائیں گے کہ وہ سب سے زیادہ کمزور رہی ہے اس کی ترقی relatively سب سے کم تر رہی ہے اور اسی بنا پر آج بین الاقوامی اعداد و شمار دے رہے ہیں ان میں یہ بات سامنے آ رہی ہے کہ اگر فوج میں ہماری اور ہندوستان کی ریشو ا سے ۴، ائرفورس میں ا سے ۱۱ ہے تو نیوی میں ا سے ۲۰ ہے۔ یہ حالات بڑے تشویش ناک ہیں اور ہندوستان جس طریقے سے کدورت کو بڑھا رہا ہے ہم اس بات کو نظرانداز نہیں کر سکتے کہ اس کی کیا complications ہمارے لیے ہیں اور صرف یہی نہیں ہمیں اس پر بھی غور کرنا پڑے گا کہ اس کی کیا complications اس پورے ریجن کے لیے ہیں۔ ولیسٹ ایشیا اور ساؤتھ ایسٹ ایشیا ان دونوں پر ہندوستان کی نگاہ ہے۔ اور جس طرح اس نے free fleet نیوی اپنی ڈویلپ کی ہے۔ اس میں سے ایک کا مرکز بمبئے دوسرے کا کوچین اور تیسرے کا نیکوبار ہے۔ اس طرح دراصل وہ دونوں ڈائریکشن میں اپنی قوت بڑھا رہا ہے۔ یہ وہ حالات ہیں جن پر غور کرنا بے حد ضروری ہے اور یہ ایوان اس مسئلے پر گفتگو کر کے حکومت کی راہنمائی

کرے تاکہ وہ اس چیلنج کا مقابلہ کر سکے۔ جناب والا! اس بناء پر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو غور و بحث کے لیے منظور کیا جائے شکریہ!

جناب محمد طارق چوہدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قومی اہمیت کے حامل اس مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ روس نے بھارت کو ایٹمی آبدوز مہیا کر دی ہے۔ اطلاع کے مطابق مذکورہ آبدوز ماسکو میں متعین بھارتی سفیر کے حوالے کر دی گئی ہے خطرناک ہتھیاروں پر بھارتی دسترس اور ان ہتھیاروں کا حصول پاکستان کے لیے تشویش اور پریشانی کا سبب ہے۔ لہٰذا اس مسئلے کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے تاکہ علاقے میں بھارتی بالادستی کی ان کوششوں سے پیدا شدہ نتائج پر غور کیا جا سکے۔ جناب چیئرمین! میرے دونوں فاضل دوستوں نے ہندوستان کے عزائم اور پاکستان کی کمزوریوں کا اپنے اپنے فگرز کے حوالے سے بڑی تفصیل سے ذکر کر دیا ہے۔ میرے پاس ان میں اضافہ کرنے کے لیے بہت کچھ نہیں ہے۔ تاہم میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ہندوستان کی پالیسیاں مستقل، دائمی اور بڑی مسلسل ہیں۔ اور وہ اپنے جارحانہ عزائم کی طرف بڑی تیزی اور کامیابی کے ساتھ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ہندوستان کی برتری فضا میں ہو، زمین پر ہو، سمندر میں ہو اور اس کا خطرناک رخ صرف یہی ہے کہ اس کا پہلا اور آخری نشانہ صرف اور صرف پاکستان بنے گا۔ اب تک پاکستان نے طاقت کے توازن کو برقرار رکھنے کے لیے بڑے ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ لیکن ہماری غیر مناسب غیر متناسب اور ناسمجھ سوچ کے تحت طے کی گئی خارجی، داخلی اور دفاعی پالیسیوں نے ہمیں ہندوستان کے مقابلے میں بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے اندر ہمارے ملک، ہمارے عوام کے اندر بجا طور پر

یہ تشویش بڑھتی چلی جا رہی ہے کہ خدانخواستہ اب کے سرحدوں پہ کوئی تصادم ہمارے لیے بہت ہی خطرناک اور بہت ہی تشویش ناک ثابت ہوگا۔ ہم اس مسئلے کو صرف زیر بحث ہی نہیں لانا چاہتے بلکہ ہم سوال اپنی جمہوری حکومت سے اور اپنی فوج سے جو پاکستان کے دفاع کی ذمہ دار ہے ان سے ہم اس کا جواب چاہتے ہیں کہ اس نے ہندوستان کی ان کامیاب پالیسیوں کے کامیاب ہتھیار بنانے کے اس عمل کو کس طرح کاؤنٹر کرنا ہے کس طرح ملک کا تحفظ کرنا ہے اور انہوں نے اس کے لیے کیا سوچا ہے جب کہ آج ہی یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ پاکستان نے ایٹمی عدم پھیلاؤ کے سمجھوتے پر بالا ہی بالا خفیہ ہی خفیہ نیچے ہی نیچے کوئی دستخط وغیرہ بھی کر دیئے ہیں۔ لہٰذا اس پس منظر میں میں یہ سب کچھ جاننا چاہوں گا۔ اس لیئے اس کو ایڈمٹ کیا جائے تاکہ تفصیل سے بحث ہو سکے اور اس جانب سے ہمیں اس کا کوئی مناسب جواب بھی موصول ہو سکے۔

Mr. Deputy Chairman : Thank you. Javed Jabbar Sahib.

Mr. Javed Jabbar : Thank you for permitting me to refer to the motion which I had submitted earlier. I would also endorse the move to adjourn the business of the House to discuss this issue but instead of repeating the references made to India's militarist intentions which have already been very ably stated I would like to submit Mr. Chairman, that this adjournment motion focuses attention on the absence of any debate on defence policy in Parliament todate just as the defence budget is not allowed to be examined and investigated by Parliament in the National Assembly, the entire defence policy of Pakistan is treated as a guarded secret and kept away from the accountability and the will of the people and I believe that the new situation in the maritime interests of Pakistan, this new threat to Pakistan illustrates the fact that there has been a historical bias against the Pakistan Navy in allocations ever since the time that Mr. Ayub Khan was inducted into the Cabinet despite being a serving officer of the Pakistan Armed Forces and one can trace this

[Mr. Javed Jabbar]

discriminatory attitude against the Pakistan Navy from that most incorrect and inappropriate decision. I would like to salute the officers and the men of the Pakistan Navy who without even their basic technical or financial resources have been able to keep a float totally outdated equipment, have been able to protect Pakistan during two major wars and I, therefore, Sir, strongly endorse the move to adjourn the business of the House in order to focus attention on a proper investigation of the Defence Policy of the Government of Pakistan; Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کی فائل میں نے منگوائی تھی، آپ کی موشن کو چیئرمین صاحب نے ان ایڈمیسبل کیا ہے تاہم آپ کی ڈسکشن کو ہم اس میں شامل کریں گے

Mr. Javed Jabbar : I referred to the construction of submarines by India which is a change in the defence structure of South Asia.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی ۔ قاضی لطیف صاحب کو بھی ذرا سن لیں ۔

قاضی عبداللطیف : جناب میں گزارش کروں گا، اصل بات یہ ہے کہ آج کے وسائل کے لحاظ سے جو طاقتیں اپنے آپ کو سپر طاقتیں کہلاتی ہیں وہ بھی بحری طاقت بنے بغیر اپنے آپ کو ناکام سمجھتی ہیں اور دنیا جانتی ہے کہ افغانستان میں ایک سپر طاقت کی مداخلت کا آخری نشانہ اور آخری ہدف بحر ہند تک پہنچنا ہی تھا لیکن وہاں سے ناکامی کے بعد اب یوں محسوس ہو رہا ہے کہ انہوں نے اپنی پالیسی کو بدل کر ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے لیے ایک دوسری طاقت کو جس کا نام انڈیا ہے استعمال کرنے کے لیے یہ حربہ استعمال کیا ہے کہ اس کو ایک بحری طاقت بنا دیا جائے اور ہم سے انتقام لیا جائے۔ اس لیے یہ ایک بہت بڑا خطرناک اقدام ہے اور میں یہ گزارش کروں

گا کہ ان تحریکات اور قرار دادوں کو منظور کر کے ایوان کو اس پر بحث کا موقع دیا جائے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! میں آپ کی اجازت سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ....

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرداد خیل صاحب آپ کے خیالات سننے کو دل تو بہت چاہتا ہے مگر بات یہ ہے کہ تحریک التوا کا وقت آدھ گھنٹہ ہوتا ہے بہرحال فرمایئے

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب چیئرمین! آپ کے حکم کی میں تعمیل کروں گا اور مختصراً ہی عرض کروں گا کہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالٰے نے ایک آزاد مملکت جس کو مملکت خدا داد پاکستان کہتے ہیں دے کر ہمیں بہت بڑی نعمت سے نوازا ہے تو اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر قسم کے دفاعی نقطہ نگاہ سے اس کو خود کفیل بنانے کی کوشش کریں اگر ہم اپنے مدمقابل اور پڑوسی ملک کی طاقت سے موازنہ کریں تو پاکستان بہت ہی پیچھے ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے اور بحیثیت ایک مسلمان قوم کے ہر قسم کی دفاعی صلاحیت حاصل کریں اور ہم اس میں حق بجانب ہیں اور کسی کی پرواہ کیئے بغیر ہر قسم کا اسلحہ حاصل کرنا ہمارا قانونی اور آئینی حق ہے اور ہم یہ نہ کہیں کہ اگر روس ہمیں یہ کہے یا کوئی اور ملک کہے آپ دیکھ لیں کہ اس نقطہ نگاہ سے بھارت بہت آگے جا رہا ہے اور اس کا مقابلہ روس سے نہیں ہو گا ظاہر ہے کہ اس کا مقابلہ پاکستان کے عوام کے ساتھ ہو گا۔ لہٰذا اب ہمیں یہ چاہیئے کہ تینوں شعبوں میں ہر قسم کے دفاعی سازو سامان میں خود کفیل ہوں اور بحریہ، فضائیہ اور بری

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

افواج میں اس نقطہ نگاہ سے اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لیئے اگر فنڈز کے مسائل ہیں تو یہ ملک اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر قسم کی دولت سے مالا مال ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس کو نوازا ہے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ اس میں اخلاص، جذبہ اور حب الوطنی کی شرط لازمی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! جی رانا نعیم محمود صاحب۔

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, the question of the adjournment motions moved by honourable Members Maulana Kausar Niazi, Professor Khurshid Ahmed, Chaudhry Tariq and Mr. Javed Jabbar are indeed matter of great concern. The acquisition of India of large quantities and of sophisticated arms from all over the world is a matter of great concern not only for the people of Pakistan but also for the people of the region. This acquisition had a serious development on the equilibrium of power in the region and may be also in the world. The Government is seized of the seriousness of the situation and has been endeavouring and will endeavour to meet these threats within its resources, which I would submit, do have limitations.

However, Mr. Chairman, following the democratic process and principles and to fullfil the requirements of the democratic principles I would welcome the opinion of the Members of this august House and as such would not oppose the admissibility of these motions. I would further request Mr. Chairman, that if the House would give permission on the admissibility of this motion, a date may be set for a debate at an earliest possible day. I thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! I hold the three motions in order. تو جو آپ مناسب سمجھتے ہیں اس کے لیئے ڈیٹ مقرر کر دیں۔

مولانا کوثر نیازی : اگلا منگل چونکہ اتوار تو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے منگل ہی ٹھیک رہے گا کیونکہ سوموار تو آپ کے لیئے یوم سبت ہے ۔ وہ جیسے یہودیوں کا ہوتا ہے ۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! قواعد کے مطابق یہ فیصلہ بعد میں کریں گے، اس وقت فیصلہ کرنا مناسب نہیں ہوگا، کیونکہ جناب بزنس دیکھ کر فیصلہ کریں گے اسلئے جناب بعد میں ڈیٹ فکس کریں ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب مسائل کی جو ارجینسی ہے وہ فوت ہو جاتی ہے تب وسیم سجاد صاحب جو ہیں وہ ڈیبیٹ کے ضمن میں move کرتے ہیں تو از راہِ کرم ابھی مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر آپ فیصلہ کر دیں ۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ جناب کے سامنے اور بھی تحاریک التوا ایڈ میٹڈ ہیں جو اس سے پہلے ایڈمیٹڈ ہیں تو لازمی بات ہے کہ جناب ان کو دیکھ کر پھر ہی کوئی تاریخ فکس کریں گے، اگر اس وقت یہ پہلے دن کر دیں اور پہلی موشنز پڑی رہیں تو پھر مولانا صاحب کہیں گے کہ جی وہ جو زیادہ اہم تھیں وہ رہ گئی ہیں . . . .

جناب جاوید جبار : اتوار کو فیصلہ تو بتا دیں ۔

پروفیسر خورشید احمد : اسے ایڈمٹ کر لیں ۔

جناب ڈپٹی چیرمین : ایڈمٹ کر لی ہے ۔

Mr. Javed Jabbar : Please announce the date on Sunday.

پروفیسر خورشید احمد : ان تحریکات التوا کا نوحہ تو ہم سات مہینے سے کر رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس وجہ سے بہت سی کئی موشنز کی ارجینسی

[Prof. Khurshid Ahmed]

ختم ہو چکی ہے اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ کم از کم یہ جو تازہ معاملہ ہے اس پر تو کچھ بات ہو جائے اس لیئے ہماری خواہش ہو گی کہ اگلے ہفتے ضرور اس مسئلے پر گفتگو ہو جائے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! جب بات چلی ہے تو وسیم صاحب سے یہ پوچھیں کہ داخلہ پالیسی پر بحث کس دن ہو رہی ہے کیونکہ موشن ایڈمٹ ہو چکی ہے۔

جناب وسیم سجاد : پہلے ضروری لیجسلیشن کر لیں۔ پھر اس کے بعد...

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے جی۔ میرے خیال میں آپ کی ایک موشن ڈسکشن کے لیے آج ایجنڈے پر ہے۔

مولانا کوثر نیازی : جی ہاں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرا خیال ہے آگے چلتے ہیں تاکہ وقت بھی بچے۔ رانا نعیم محمود صاحب آپ وسیم سجاد صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ڈیٹ فکس کریں۔ باقی ایڈجرنمنٹ موشنز ڈیفر کی جاتی ہیں کیونکہ ایک موشن ایڈمٹ ہو گئی ہے تو رولز کے تحت ہم اگلے بزنس کو لیتے ہیں۔ لیجسلیٹو بزنس۔ آئٹم نمبر۳ بل کی پہلی خواندگی پر ڈسکشن ہو رہی ہے۔

THE CRIMINAL LAW (AMENDMENT) BILL, 1988

پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہ بل جو اس وقت ہمارے زیر غور ہے اور جس کے ذریعے سے پاکستان پینل کوڈ ۱۸۶۰ء اور کریمنل پروسیجر کوڈ ۱۸۹۸ء میں ترامیم کی جا رہی ہیں۔ ایک حیثیت سے یہ بڑا اہم بل ہے کہ ان تین سالوں میں پہلی بار حکومت کی طرف سے ملک کے قانون تعزیرات میں کچھ بنیادی تبدیلیاں و ترمیمات لائی جا رہی ہیں

اس بل کے ذریعے سے ۵۶ سیکشنز میں ترمیم کی جا رہی ہے کل ۶۵ مقامات پر اس کے نتیجے میں کوئی ترمیم یا تبدیلی ہو گی اور اتنی ہی تبدیلی کریمنل پروسیجر کوڈ میں ہونا ہے اس طرح تقریباً ۱۳۰ ترمیمات ہیں جو اس مختصر سے بل میں جمع کر دی گئی ہیں quantity کے اعتبار سے بلاشبہ یہ ایک بڑا بل ہے لیکن اگر اس کا qualitative جائزہ لیا جائے تو اس میں صرف بنیادی تبدیلی ایک ہے اور وہ یہ کہ مالی سزائیں جرمانے کی ان جرائم کے بارے میں جن کے بارے میں پینل کوڈ میں کوئی خاص رقم متعین کی گئی تھی اس رقم کو تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ بات قانون کے مطالعہ سے میرے سامنے نہیں آسکی کہ اس سے پہلے جرمانوں میں کب تبدیلی ہوئی تھی اور اس وقت جو رقوم پینل کوڈ میں جرمانے کی مرقوم ہیں وہ کس وقت لاگو کی گئی تھیں میں نے پرسوں بھی یہ سوال اٹھایا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جرمانے کی رقوم میں آخری ترمیم کب ہوئی تھی تاکہ ہم اس بات کا اندازہ کرسکیں کہ اس زمانے میں روپے کی قدر میں کیا تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اور کس حد تک ان ترامیم میں اس پہلو کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

جناب والا! میں اپنی گزارشات میں سب سے پہلے جس چیز کی طرف اس معزز ایوان اور محترم وزیر عدل کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس قانون کو آپ بدل رہے ہیں۔ پاکستان پینل کوڈ جو ۱۸۶۰ء میں اس ملک میں نافذ کیا گیا تھا اور اس کا پس منظر یہ تھا کہ اس سے پہلے برصغیر کے ان تمام علاقوں میں جہاں پر مسلمان حکمران تھے اسلام کا تعزیراتی قانون نافذ تھا۔ انگریز کی حکومت جیسے جیسے مستحکم ہوتی گئی آہستہ آہستہ مختلف اسلامی تعزیراتی

[Prof. Khurshid Ahmed]

قوانین کو وہ تبدیل کرتے رہے اور بالآخر ۱۸۶۰ء میں کنسالیڈیٹڈ شکل میں نیا پینل کوڈ رائج کیا گیا۔ لارڈ میکالے کا ذکر تعلیمی اصلاحات میں آپ نے بار بار سنا ہوگا اور جو شر، جو بگاڑ، جو فساد، جو تباہی اس کے تعلیمی منٹس نے اور اس پر مبنی تعلیمی نظام نے برّصغیر میں برپا کی اس سے ہم واقف ہیں لیکن یہ بات بہت کم سامنے آتی ہے کہ اسی لارڈ میکالے کا دوسرا بڑا کارنامہ اور یہ "کارنامہ" پینل کوڈ تھا جو سب سے پہلے لارڈ میکالے نے برطانوی سامراج کے دوران برّصغیر میں رائج کیا اور اس کے بعد اسی ماڈل پر باقی تمام برطانوی کالونیز میں خواہ وہ سوڈان ہو خواہ وہ مارشش ہو خواہ وہ مصر ہو انہی بنیادوں کے اوپر پینل کوڈ مرتب کیے گئے۔

جناب والا! اس موقع پر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک حوالہ آپ کے سامنے وارن ہیسٹنگز کا پیش کروں۔ وارن ہیسٹنگز نے ہندوستان میں اس وقت جو اسلامی قانون رائج تھا اور کریمنل میدان میں اس کی کیا کیفیت تھی اس کا ذکر کیا ہے جسے موٹن جونز نے وارن ہیسٹنگز از بنگال صفحہ ۱۵۰ میں کوٹ کیا ہے۔ ہندوستان کے قانون تعزیرات اور اس کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے وارن ہیسٹنگز کہتا ہے:

"Let the justice of this distinction of punishment be examined by its effects. There are not many instances of robbery in India where these principles prevail. Scarce and murders. A traveller may pass the whole province unarmed and sleep in security in the open plain. He will have no enemies to dread but the wild beasts".

یہ تھا وہ کریمنل لاء اور یہ اس کے effect تھے۔ جس کے پس منظر میں یہاں برطانوی حکمرانوں نے تعزیراتی قوانین کو بدلا اور پینل کوڈ نافذ کیا جس پر آج ہم پھر غور کر رہے ہیں۔

جناب والا! چونکہ اس وقت ہم عمومی اصولوں پر بحث کر رہے ہیں تو میں سب سے پہلا سوال یہ اٹھانا چاہتا ہوں آپ اس وقت اس قانون میں ۱۳۰ جزوی ترامیم لا رہے ہیں، کیا یہ صحیح نہ تھا اس موقع پہ آپ پورے پاکستان پینل کوڈ پہ اس کے بنیادی تصورات پر جرم و سزا کے اس فلسفے پر جس پر یہ قانون مبنی ہے اور جس کے تحت اس میں جرائم اور ان کے لیے سزا کا جو نظام تجویز کیا گیا ہے، اس پہ گفتگو ہوتی۔ تاکہ اس پورے قانون کو آپ ری کاسٹ کرتے۔ reconstruct کرتے۔ بلاشبہ آپ نے اچھا کیا اور آپ نے سوچا کہ ترامیم کی ضرورت ہے۔ لیکن اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں۔ اس پر مجھے وہ شعر یاد آتا ہے:

تغافل سے جو باز آیا، جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

جناب والا! دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جو ترامیم کی بھی جا رہی ہیں وہ ترامیم دراصل، جرم و سزا کے اسی فریم ورک میں کی جا رہی ہیں جن پر یہ پینل کوڈ مبنی ہے۔ پینل کوڈ کا بنیادی تصور یہ تھا کہ جرائم کے تدارک کے لیے دو قسم کی سزائیں دی جانی چاہئیں۔ ایک جیل کی سزا یعنی قید کی سزا اور دوسری جرمانے کی سزا۔ اور یہی دراصل وہ نظام ہے جس پر کہ پچھلے ۲۰۰ سال میں مغرب نے تمام criminal laws اور تمام criminal systems

[Prof. Khurshid Ahmed]

مرتب کیئے ہیں۔ یہ موقع ہے جناب والا! کہ ہماری حکومت، یہ ایوان، قومی اسمبلی اس بنیادی سوال پر غور کرے کہ جرم و سزا کا اسلامی تصور کیا ہے۔ مغرب کا کریمنل لا ر کن مفروضوں پر مبنی ہے اور انہوں نے جرم و سزا کے لیے کیا فکر اور کیا approach پیش کی ہے۔ خود مغرب میں بھی اس زمانے میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ سزا کے ساتھ ریفارمیشن، اصلاح علاج، بھی جاری ہے۔ اس میدان میں مغرب میں غیر معمولی ترقیاں بھی ہوئی ہیں اور تجربات بھی ہوئے ہیں۔ بلاشبہ میری نگاہ میں مغرب میں اس وقت جو کریمنل لار اور کریمنل وائیلنس کی جو صورت حال ہے، وہ بڑی پریشان کن ہے۔ ہمارے لیئے ایسی چیزیں بہت کم ہیں جو ہم وہاں سے سیکھ سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس بات کی ضرورت تھی کہ اس مسئلہ کے اوپر thorough review کیا جاتا۔ اور اس مسئلہ پر کبھی گفتگو کا موقع آیا تو میں تفصیل سے بتاؤں گا کہ کریمنل لاز اور criminal violence کے بارے میں پچھلے سو سال میں مغربی دنیا میں کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں اور کیا تجربات ہوئے ہیں، کیا نتائج نکلے ہیں اور آج خود وہاں کن امور پر کس اضطراب کا، کس بے چینی کا، کس بے اطمینانی کا اظہار کیا جا رہا ہے corporal punishment کے بارے میں تصورات کس طرح develop ہوئے ہیں۔ اور بدلے ہیں اور کیا بحثیں جاری ہیں۔ یہ وہ تمام امور ہیں جن پر ہمیں غور کرنا چاہیئے تھا؛ جن پر ہمیں بحث کرنی چاہیئے، اور اسی بحث کے نتیجے میں پھر آپ کریمنل لاز بنا سکتے ہیں لیکن ان تمام مفروضوں ان تمام اصولوں، ان تمام رجحانات پر ہم دیکھ رہے ہیں کم ازکم اس قانون کی حد تک تو غور نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس میں اسی فریم ورک کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کیا گیا ہے کہ کہیں ۵۰۰ کی بجائے ۵۰۰۰، ایک ہزار کی بجائے دس ہزار،

کہیں ایک ہزار کی بجائے پانچ ہزار، کہیں دو سو کی بجائے ایک ہزار بس یہ ترامیم ہیں، جو پورے بل میں کر دی گئی ہیں، اور اس سلسلے میں بھی وہ احتیاط ملحوظ نہیں رکھی گئی جو فنی اعتبار سے ضروری تھی۔ مثال کے طور پر متعدد دفعات پینل کوڈ کی ایسی ہیں کہ جن میں کسی اور context میں ایک مالی فگر رکھی گئی ہے لیکن اس موقع پر ریویو کرتے ہوئے ان تمام رشتوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر Mischief کے باب میں ہم یہ پاتے ہیں جانوروں کے سلسلے میں ایک مقام پر یہ کہا جاتا ہے کہ جانور جس کی مالیت ۱۰ روپے ہو، اس کو اگر نقصان پہنچایا جائے تو وہ قانون کی گرفت میں آتا ہے۔ اسی طریقے سے دوسرے مقام پر کہا گیا ہے کہ وہ جانور جس کی مالیت ۵۰ روپے ہو، وہ تعزیر کے دائرے میں آتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یعنی میرے کہنے کا مدعا یہ ہے کہ اگر آپ صرف مالی اعتبار سے ہی اس قانون کا جائزہ لے رہے تھے تو کم از کم consistency کی خاطر، اتنا کرتے کہ جہاں کہیں بھی آپ نے محسوس کیا کہ آج کون سا جانور آپ کو دس روپے میں ملے گا اس پر آپ کیا criminal offence قائم کر رہے ہیں۔ جس طرح آپ نے دوسرے مقامات پر کہیں پانچ گنا، کہیں دس گنا اضافہ کیا تھا اسی طرح یہاں بھی کرتے میرا مقصد یہ ہے کہ اس محدود نقطہ نظر سے اس پورے قانون کو دیکھنے کے بعد تبدیلیاں تجویز کرتے۔

جناب والا! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تجاویز دی بھی گئی ہیں، میں نے ان میں سے ایک ایک کا مطالعہ کیا ہے، اور اپنی حد تک غور کرنے کی کوشش کی ہے کہ آخر کس بنیاد پر یہ تبدیلیاں تجویز کی گئی ہیں۔ میں آپ سے پوری ایمانداری کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں کہ میں rational basis

[Prof. Khurshid Ahmed]

کوئی حقیقی، عقلی بنیاد اس کی، نہیں پا سکا۔ کامن ویو پوائنٹ سے جو بات سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے اور جس کی طرف محترم وزیر عدل نے اشارہ بھی کیا تھا، اپنی افتتاحی تقریر میں کہ اس زمانے میں قیمتوں میں بے پناہ تبدیلی واقع ہوئی ہے جس کے نتیجے کے طور پر زر کی، روپے کی قوت خرید گر گئی ہے۔ اسی لیے میں جاننا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے یہ تبدیلیاں کب ہوئی تھیں جہاں تک میں نے اندازہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان کے بننے کے بعد سے ان فگرز میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ تمام اعداد و شمار یا جو تمام جرمانے ہیں، ان کا تعین برطانوی دور میں آج سے چالیس پچاس سال پہلے ہوا تھا یا اس سے زیادہ عرصہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ حقیقت ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پچھلے پچاس سال میں صرف افراط زر کی بنیاد پر جو تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں وہ پانچ گنا چار گنا یا دس گنا نہیں، بلکہ دوسرے الفاظ میں real terms میں جو جرمانہ آپ نے آج سے پچاس یا ساٹھ سال پہلے لگایا تھا، اب یہ پانچ گنا اضافہ کرنے کے بعد بھی ...... آپ اس سے غالباً ایک تہائی یا ۱/۵ اضافہ کر رہے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں کوئی نہ کوئی ریشنل بیسز ہونی چاہیے تھی۔

دوسری چیز میں نے یہ دیکھی ہے کہ کیا کوئی تناسب قید کی سزا یا مالی جرمانے میں ہے؛ لیکن یہاں بھی مجھے کوئی ایک پیٹرن نظر نہیں آیا کسی مقام پر ایک مہینے کی جیل کی سزا ہے اور اس کے لیے پانچ ہزار جرمانہ مقرر کیا جا رہا ہے دوسری سزا میں ایک مہینے کی جیل ہے اور اس کے لیے دس ہزار روپیہ جرمانہ آ رہا ہے تیسری جگہ پر تین مہینے کی سزا ہے اور جرمانہ پانچ ہزار آ رہا ہے چوتھی جگہ پر ایک سال کی سزا ہے اور جرمانہ دس ہزار آ رہا ہے

کسی مقام پر دو سال کی سزا ہے اور جرمانہ دس ہزار آ رہا ہے۔ دوسرے الفاظ میں جیل اور مالی جرمانہ سزا اُن دونوں کے درمیان بھی مجھے کوئی تناسب نہیں مل سکا۔ ایک اور ریشنل بیسز ہو سکتی تھی، یہ بھی موجود نہیں ہے۔

تیسری بیسز یہ ہو سکتی تھی deterrence اور ہمیشہ کریمنل لاز کے اندر deterrance کو ایک بڑا اہم مقام حاصل رہتا ہے لیکن مجھے تعجب ہوتا ہے یہ دیکھ کر کے کہ ڈیٹرنس کے view point سے ان تمام ترامیم کے اندر کوئی چیز ملحوظ نہیں رکھی گئی ہے۔ میں ایک مثال دیتا ہوں آپ pollution کے مسئلہ کو لے لیجئے، یہ صحیح ہے کہ جس وقت یہ قانون بنا تھا ۱۸۶۰ میں اس وقت پالیوشن کا کوئی بڑا مسئلہ موجود نہیں تھا اور یہی وجہ ہے کہ پالیوشن کے سلسلے میں جو سزائیں تجویز کی گئی تھیں، یہ تھیں، پانچ سو، ڈھائی سو روپے، دو سو روپے جو کہ پانی کو خراب کر دینے، فضا کو خراب کر دینے پانی میں زہریلی چیزیں ڈال دینے والے عمل اس میں شامل ہیں۔ آج کی دنیا میں جو جوہری فرق واقع ہوا ہے انڈسٹریلائزیشن کے نتیجے کے طور پر اور خاص طور پر پاکستان کے بڑے شہروں میں ابھی ایک بات آپ کے سامنے میرے ایک محترم دوست نے کہی تھی کہ کراچی کے پانی کا آج یہ حال ہے کہ اس میں سے پکڑی ہوئی مچھلی کھانے کے نتیجے میں اموات واقع ہو رہی ہیں۔ deep sea fish کے بغیر آپ کراچی میں اگر کچھ کھاتے ہیں تو آپ اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالتے ہیں اور یہ واحد شکل نہیں ہے مختلف قسم کی waste پینے کے پانی کا pollution ہے smoke کی وجہ سے فضا کا pollution ہے، بسوں کی وجہ سے pollution ہے۔ یہ وہ تمام چیزیں ہیں جو آج رونما

[Prof. Khurshid Ahmed]

ہو چکی ہیں ہمارے معاشرے ہیں، اور مغربی معاشرہ بھی ان سے گزر رہا ہے اور وہاں کے قوانین کا مطالعہ کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ environment کو کنٹرول کرنے کے لیے، pullution کو چیک کرنے کے لیے، pollution کے ذمہ دار افراد کو سزائیں دی جا رہی ہیں وہ بڑی غیر معمولی سزائیں ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ انگلستان میں سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں hundreds and thousands millions of pounds تک جرمانے کئے ہیں pollution کی بنیاد کے اوپر، لیکن اس قانون میں ترامیم کے بعد جو pollution کی maximum سزا دی جا رہی ہے وہ پانچ ہزار روپے ہے۔ تو معلوم ہوا کہ کوئی بھی objective criterion نہیں ہے اور قانون کے بناتے وقت ترامیم تجاویز کرتے وقت یہ نہیں سوچا گیا کہ آپ کس مسئلے کو deal کر رہے ہیں آنکھیں بند کر کے جہاں ۵ سو تھا وہاں ۵ ہزار کر دیا جہاں ہزار تھا اسے ۱۰ ہزار کر دیا اور جہاں دو سو تھا اسے ہزار کر دیا۔ یہ قانون سازی نہیں ہے۔ یہ بچوں کا کھیل ہے۔

ایک دوسری مثال لیجئے اس ملک میں کھانے کی چیزوں میں آمیزش! یہ کتنا بڑا مسئلہ ہے اور اس کے نتیجے کے طور پر کتنی جانیں خطرے میں جا رہی ہیں اس کے نتیجے کے طور پر کوالٹی کنٹرول کے معنی برقرار نہیں رہے ہیں۔ اس کے نتیجے کے طور پر آپ کے ملک میں اور ملک سے باہر آپ کی تیار کی ہوئی اشیاء کی وقعت باقی نہیں رہی۔ لیکن اس اتنے اہم مسئلے کو یہاں لیا ضرور گیا ہے لیکن وہی کہ پانچ سو کی بجائے ۵ ہزار روپیہ جرمانہ ہو جائے گا ایک طرف انسانوں کی جان خطرے میں پڑتی ہے ملک کی معیشت تباہ

ہوتی ہے exports suffer کرتی ہیں اور دوسری طرف آپ جرمانہ کیا لگاتے ہیں ۔ اسی طرح اگر ایک شخص کسی پولیس مین کی ٹوپی اور وردی پہن لے اس پر ۵ ہزار روپے جرمانہ، دوسری طرف ایک deserter vessel جو فوج، ائیرفورس یا نیوی سے بھاگتا ہے اور اسے اگر کسی جگہ پناہ دی جاتی ہے اور یہ deliberate کیا جاتا ہے تو اس کی سزا کیا ہے ۵ ہزار، یعنی جرم اور سزا کے درمیان کوئی تناسب ہونا چاہیئے کون سے جرائم ایسے ہیں جو بڑے جرائم ہیں اخلاقی، معاشی اور معاشرتی اعتبار سے، سیاسی اعتبار سے اور ان کے لیئے سزا بھی deterrent سزا ہونی چاہیئے ۔ لیکن ان تمام پہلوؤں کو اس قانون میں نظرانداز کر دیا گیا ہے ۔

میں اس وقت ایک ایک دفعہ کو لے کر بات نہیں کر رہا ہوں اگر ضرورت پیش آئی تو ترامیم کے موقع کے اوپر ایک ایک دفعہ کو لینے کے لیئے تیار ہوں لیکن جتنا میں نے اسکا مطالعہ کیا ہے میں ناکام رہا ہوں یہ پانے میں کہ کوئی اصول، کوئی بنیاد خواہ عمومی یا specialized یا جرائم کی مناسبت سے ان میں کسی چیز کو ملحوظ نہیں رکھا گیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی سہل انگاری کا رویّہ ہے قانون سازی جیسے اہم مسئلے کی جانب ۔

پھر جناب والا! میں اس طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بہت سی anomalies اس میں ایسی ہیں کہ جن میں جیل کی سزا اور مالی سزا جو ایک دوسرے کے مقابل ہیں اور جہاں یہ سزائیں مشترک ہوں یعنی

[Prof. Khurshid Ahmed]

دونوں جیل کی سزا اور جرمانہ بھی کیا ہے وہاں تو نوعیت ہی اور ہوتی ہے۔ لیکن جہاں یہ ایک دوسرے کے alternate ہوں یا کے ساتھ ہوں تو وہاں یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ مالی سزا اور جیل کی سزا میں کوئی نسبت رہے لیکن ان ترامیم کے اندر ایک مہینے کی سزائے قید سے لے کر تین سال قید کی سزا تک کے مقابلے میں جو مالی سزا ہے وہ وہی ۵ ہزار یا ۱۰ ہزار ہے۔ تو یہ وہ anomalies ہیں جن کو in depth examine کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک اور پہلو کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری حکومت اور قوم صبح و شام یہ اعلان کرتی ہے کہ ہم اس ملک میں اسلامی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں اور اسلامی قانون قرآن و سنت کی بالا دستی ہمارا مقصد ہے۔ جناب والا! پاکستان پینل کوڈ پر اسلامی نظریاتی کونسل نے تین بار کم از کم غور کیا ہے اور جو رپورٹ دسمبر میں ہمیں دی گئی ہے volume I from 1836 to 1871 اس میں تین بار غور کرنے کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل نے جو تجاویز دی ہیں ان کا ایک حصہ specifically ان دفعات سے بھی متعلق ہے جن کا تعلق ان ترامیم سے ہے ان میں سے خصوصیت سے دفعہ ۲۸۹ سے دفعہ ۳۳۸ تک جن کا تعلق crime

against body سے ہے مختلف قسم کی injuries جو inflict ہوں۔
یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں قصاص و دیت کے قانون کے تحت اسلام نے لیا ہے ۔ اور اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی رپورٹ کے صفحہ ۲۳ کے اوپر جو سفارشات دی تھیں کہ

However, the relevant sections of the Penal Code dealing with punishments or for hurt whether simple or grievous do not recognize the right of *Qisas*

اسی طرح آگے لکھتے ہیں کہ

The injured person cannot, therefore, exercise te right of *Qisas* but, nevertheless retains the right of دیت which can be met by making the imposition of fine compulsory. The Council, in view of the above, discussion unanimously decided that those sections which should be so amended as to make a provision for the compulsory imposition of fine which should invariably be paid to the injured person in full or in part as may be deemed fit by the court.

جناب والا ! یہاں دو concept ہمارے سامنے آ رہے ہیں پہلی چیز یہ ہے کہ اسلام نے injury to bod کے باب میں قصاص و دیت کا ہمیں ایک واضح قانون دیا ہے آپ متعلقہ دفعات میں ترمیم کر رہے ہیں لیکن آپ نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ کم از کم ان دفعات کے بارے میں شریعت کی تعلیمات کیا ہیں اور جس پر آپ fine تجویز کر رہے ہیں شریعت کے مطالبات کو آپ سامنے رکھیں ۔

[Prof. Khurshid Ahmed]

دوسری چیز یہ ہے کہ شریعت نے جو دیت کا قانون ہمیں دیا ہے اس کے دو پہلو بڑے اہم ہیں۔ ایک پہلو ہے اس کا deterrence یعنی شریعت نے دیت کی رقم کو اتنا اونچا رکھا ہے کہ جو شخص اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے صرف قتل ہی کا نہیں injury کا grievous injury کا اور اس کو ایسی سزا ملنی چاہیئے جو مالی طور پر بھی فی الحقیقت deterrent ہو قصاص خود deterrent ہے لیکن دیت مالی اعتبار سے deterrent ہے اور اس زمانے میں جو دیت کی رقم رکھی گئی تھی وہ سو اونٹ یا ایک ہزار دینار یا ۱۲ ہزار درہم۔ ایک سو اونٹ آج کے دور میں دو اڑھائی لاکھ روپے سے کم نہیں ہو سکتے، ایک ہزار دینار بھی دو سوا دو لاکھ کے برابر ہوں گے۔ اور ۱۲ ہزار درہم بھی کوئی چالیس پچاس ہزار کے قریب ہوں گے۔ یہ سزائیں اسلام نے اس زمانے میں رکھی تھیں اور یہ deterrent سزائیں تھیں۔ اور اس کی بنا پر crimes against body ختم ہوئے۔ لیکن ہم نے مقرر کرتے وقت اس بات کو ملحوظ نہیں رکھا۔ ہمارے ہاں crimes against body کے بارے maximum punishments میں بھی وہی ہے ۵ یا ۱۰ ہزار۔

دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ اسلام کے قانونِ دیت میں جو یہ رقم لی جاتی ہے یہ پھر متعلقہ شخص کو دی جاتی ہے تاکہ جو شخص مجروح ہوا ہے جسے تکلیف پہنچی ہے وہ compensate ہو۔ آپ نے اس تصور کو بھی نہیں سوچا ٹھیک ہے اسطرح آپ کے خزانے میں کچھ جرمانہ آ جاتا ہے لیکن اسلام نے اس مسئلے کو جس طریقے سے حل کرنے کی کوشش کی تھی اس کی طرف آپ نے کوئی توجہ نہیں دی۔ اسی طریقے

سے provocation کے تحت اگر کوئی injury ہے تو اسلامی قانون میں اسے اور طرح treat کیا گیا ہے اور سیکولر برٹش criminal laws میں اور طرح کیا گیا ہے آپ کے ہاں provocation کے تحت سزا کم ہو جاتی ہے۔ لیکن اسلامی قانون میں ایک صحیح حقیقی provocation ایسی کہ جس میں کہ خود ایک شخص کی کوئی غلطی نہیں ہے اس کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے تو پھر اس کے اوپر کوئی سزا نہیں ہے۔ دراصل یہ بنیادی تصورات تھے جن پر غور کرنے کی ضرورت تھی۔ لیکن مجھے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ سارا کام نہایت سہل انگاری سے ہوا ہے اور ان تمام پہلوؤں کے اوپر کوئی غور و خوض نہیں ہوا۔ کم از کم انکی کوئی عکاسی ان ترامیم میں نہیں ہوتی جو ہمارے سامنے لائی گئی ہیں۔ اس لیئے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایسی سلیکٹ کمیٹی بنائی جائے جو بنیادی considerations رکھ کر جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے غور کرے اور اس کے علاوہ بھی اور پہلو ہیں میں چونکہ اپنی بات کو بہت لمبا نہیں کر رہا ہوں ورنہ ایک ایک دفعہ کو لے کر میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ کس طریقے سے جرم اور سزا کے درمیان کوئی relevance نہیں ہے۔

چونکہ یہ بل سینیٹ میں اینشیئٹ ہو رہا ہے ہمیں ایک ایسا بل اینشیئٹ نہیں کرنا چاہیئے جس کے لیے ہمارے پاس عقلی بنیادوں پر تاریخی بنیادوں پر اور دینی اور شرعی بنیادوں پر کوئی بیسز نہ ہوں ہمیں محنت کرنی چاہیئے۔ ابھی اس بات کا موقع ہے۔ اس بل کو improve کیا جا

[Prof. Khurshid Ahmed]

سکتا ہے اور اس میں حکومت اور آزاد ارکان حزب اختلاف کے ارکان ہم سب مل کر یہ کام کر سکتے ہیں لیکن یہی وہ طریقہ ہے جس سے آپ اچھی قانون سازی کر سکتے ہیں۔ اس لیے اس وقت اپنی گفتگو کو صرف اصولی باتوں تک محدود رکھتے ہوئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی موجودہ شکل میں یہ بل بہت سی خامیوں اور بہت سی کمزوریوں میں مبتلا ہے اور اس کی اصلاح کا راستہ شاید وہ ترامیم نہیں ہوں گی جو مجبوراً ہمیں پیش کرنی پڑیں گی۔ ورنہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ ایک ایسی سلیکٹ کمیٹی وہ بنائیں کہ جو اس کو ایگزامن کرے اور ایگزامن کرنے کے بعد qualitatively نہیں quantitatively اس کو improve کرے۔ شکریہ!

جناب ڈپٹی چیرمین: شکریہ! احمد میاں سومرو صاحب۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Mr. Chairman Sir, it is fortunate that this Bill is originating in the Senate because then I think the suggestions which Government feels are good and suitable they would probably be in a better mood to accept them. Because whenever a Bill comes to us from the National Assembly and defects have been pointed out in the Senate and there are not instances wanting where the Government has realised the mistakes in the Bill passed by the National Assembly but has been hesitant to accept them merely because it would then have to go through a long process. Mr. learned Senator Professor Khurshid Sahib has given some valuable suggestion and I strongly support his contention that let this Bill go to a Select Committee who could thrash it out in detail because there is no doubt that the step taken by the Government to enhance the punishments and the fine is a good step because the fines are not commensurate with the amount that the devaluation of the rupee has gone through since these were incurred. As rightly pointed out by Senator Professor Khurshid we do not know when actually these were last revised and in

any case to the best of my knowledge they have not been revised since the creation of Pakistan.

Sir, the reasons why this Bill needs to be thoroughly scrutinized and welcoming the step taken by the Government. to realise that this does need revision I will detail now.

The punishments for the various crimes in many cases are not commensurate with the seriousness of the crime looking to what is going and how changes have come about in our society. It is quite correct that offences like adulteration and other serious anti-social offences which are ruling this nation need to be severely punished and in fact they should really serve as a deterrent because the object of law in punishments is not only to punish the delinquent for the offence committed but also to serve as a deterrent for the future not only for him but for society. And in that respect I would respectfully point out to the Law Minister that he and his department have no doubt taken great effort in bringing such a detailed Bill before us but to really examine each and every item of this also requires sufficient time for the Members of this House who desire to do so.

I would shortly point out a few of the things which I have observed need the attention not only of government but of Parliament in amending this law. First of all Sir, the punishment of solitary confinement, I think, now-a-days with the stress on human rights, this punishment os slitary confinement should not find place in many of the offences., solitary confinement Sir, is one of the inhuman punishments. So, I think the offences where this has been prescribed need a detailed review. Another aspect while revising the Pakistan Penal Code and the Criminal Procedure Code Sir, is that most of the offences should be made compoundable. I have previously also pointed this out that the real way for bringing about speedy trials is by reasonably and legitimately and substantially reducing the work load of the courts by increasing the judges. We are not able to achieve this objective because the number of cases, the filing of cases is going up more rapidly than the disposal. The real solution lies in making almost all offences compoundable except where they relate for example high way robberies, distruction of public property & certain other offences of that nature. Otherwise where the offence is between man & man & the parties have comromised it not only saves future offences of retaliation but it saves the time of the court, it saves the time of those Government

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

officials, be it the investigating officers, be it the medical officers, be it the other experts of coming in and attending court. What is found is, I am sorry to say Sir, that the Sessions Courts now are working almost like the previous Magistrates' courts. Hearings are adjourned a number of times. Previously the practice was a Sessions case was taken up and finished in one day or two days or sometimes in very rare cases even longer but now you have 25/30 cases in a day on the Sessions Court's cause list. Naturally, most of them have to be postponed and its postponement is not for one day or two days, it is for a couple of weeks & so on. A Sessions case now-a-days goes to two years or beyond that and that is why the law was amended that if they cannot finish the case in a period of two years in the case of serious offences then the accused has been given the right to be bailed out because there were instances where the accused remained confined for more than the period of the offence the maximum punishable and then if he was later acquitted, what a hardship it was. So. Sir, the remedy for speedy trials is to make most of the offences compoundable where the parties have compromised. By that way the Government will be reducing the court's workload. I can easily say by about 60% and the rest of the cases then should not take long.

Another reason for making the offences compundable is that in any case, Sir, those parties in non-compoundable cases effect a compromise between themselves out of court; they come to court, tell lies because they have entered into compromise outside, compensated each other and they are satisfied. So the whole day or a number of days of the court are wasted in taking down depositions which even the court itself realizes and knows that these are false and incorrect, but the time of the court, the time of the prosecuting officers, the time of the investigating officers all is being wasted just because of the law as it stands now, Sir. I, therefore, would ask the Government, "please, I know you are honest in bringing about speedy trials but think in the right direction as how to effect that. Merely making statements that you are for speedy trials is not the remedy." The House has passed the Speedy Trials Act. The Government should consider whether that (Speedy Trials Act) would bring about more speedy trials on the whole or this suggestion which I have given them and which I have repeatedly given them. Let them give it a thought at least – a serious thought. I think they would find this to be a good remdy. Besides all these efforts that they have done, if they had also looked to column 6 of the Code of Criminal Procedure & revised

that to make more offences compundable, they would be doing a great justice to this nation and really effecting speedy trials.

Then, Sir, as my learned brother Senator Prof. Khurshid pointed out, compensation should be made payable to the injured to the affectee. It should be provided in the law that compensation in cash from the fine which is being imposed on the accused – a very substantial portion of that must go to the injured person. It will be a sort of rehabilitation for him and it would serve the purpose of justice. By merely sending the delinquent to jail or finding him and that amount going to the government treasury does not bring about much relief to the really injured person. Therefore, in revising this, it should be taken note of.

The third point I would like to point out is that they have tried to enhance the punishments of fine and in certain cases also prescribed a minimum. Now, Sir, certain offences are triable by any Magistrate including a third class Magistrate whose power of fine under the Code of Criminal Procedure cannot exceed Rs. 1000/-. It is the discretion of the Magistrate not to impose the fine of a single rupee even because in several cases, almost all the offences referred to, – it says "he shall be punished with imprisonment or fine upto so and so amount" – so, in such cases to prescribe a minimum fine, I do not think would be a good law, because you prescribe a minimum for an offence whereas the Presiding Officer has discretion not to impose the fine of a single rupee even. So, this aspect also I would request the Minister concerned to examine. Actually they have gone through a lot of effort. I would commend him and his department for the energy they have put in intaking a step in the right direction but at this stage I would ask them to please let this go through a Select Committee. Let them examine it and point out what they feel, and I am convinced that in many cases the Government would accept the suggestion.

قاضی عبدالطیف: جناب چیئرمین صاحب! یہ بڑی قیمتی تقریر ہو رہی ہے بڑے اچھے نکات بیان ہو رہے ہیں اور کوئی بھی منسٹر صاحب اس کے نوٹس لینے والے نہیں ہیں، نہ ان کا نمائندہ ہے تو یہ کہنے کا فائدہ کیا ہے گا اور صرف کرسیوں کو سنانے کا فائدہ کیا ہو گا جب کہ آپ کا کورم بھی پورا نہیں ہے۔

قاضی عبدالمجید عابد: جناب ہمارے ایک آنریبل ممبر سو رہے ہیں، ان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے

Mr. Javed Jabbar : At least the percentage of people outside the ruling party is greater than the people from the ruling party in the House. Mr. Chairman, people outside the ruling party, I think, are represented by 70% attendance as a whole.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : نیازی صاحب مراقبے میں ہیں، پتہ نہیں کس سے ملاقات کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب نے کورم پوائنٹ آوٹ کیا ہے ویسے میری خواہش تھی کہ یہ ڈسکشن یوں ہی اگر چلتی رہے میری کوشش یہ ہے کہ مولانا کوثر نیازی کا . . . .

جناب جاوید جبار : منسٹرز کا کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب آپ نوٹس لے رہے ہیں؟

جناب جاوید جبار : دو منسٹریز قاضی صاحب ہینڈل کر رہے ہیں اب تیسری بھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں سومرو صاحب آپ شروع کریں وزیر قانون صاحب کو درخواست کرتے ہیں شاید وہ . . .

Mr. Ahmed Mian Soomro : What is the use of talking to the walls.

Mr. Deputy Chairman : It is upto you.

Mr. Ahmed Mian Soomro : This is a very serious business which we are going through. It is a question of a law being brought on the statute book. I would, therefore, request that either you adjourn the House or the Minister concerned should be present.

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ شاید پہلے سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ ہم نے اس قانون کو اس طریقے سے پاس کرنا ہے چاہے کوئی کچھ بھی کہے، اگرچہ ان کے کہنے کے نکات بڑے اہم اور قیمتی بھی کیوں نہ ہوں۔

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, may I suggest that they should appoint a Minister of State for Justice and Parliamentary Affairs. At least he can divide the responsibilities because you have Ministers of State for other Ministries. They should find someone from the ruling party who should assist the Minister because you cannot have the National Assembly going on at the same time as the Senate and the Minister for Justice attending both Houses simultaneously.

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرا خیال ہے کہ جسٹس منسٹری کے تین افسران بیٹھے ہوئے ہیں وہ نوٹس لے رہے ہیں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Officers are not part of the House.

Mr. Javed Jabbar : They are sitting in the gallery. The point is who is present in the House.

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے لاء منسٹر صاحب کا پتہ کروا لیں۔

قاضی عبداللطیف : نوٹس تو جناب والا ! میرے خیال میں اخبار نویس بھی لے رہے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, since the question has been raised, you give your decision.

Kazi Abdul Majid Abid : I will start taking notes now on behalf of the Minister for Justice and Parliamentary Affairs.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, the question of quorum has been raised. You give your decision.

جناب ڈپٹی چیئرمین : ابھی **raise** تو نہیں ہوا۔

جناب احمد میاں سومرو : جناب میں raise کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : (اسٹاف سے) گھنٹی بجائیں۔

(کورم کی گھنٹی بجائی گئی۔)

جناب ڈپٹی چیئرمین : کورم پورا نہیں اس لیے اجلاس کو بروز اتوار مورخہ ۲۴ جنوری صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

The House adjourned to meet again at ten of the clock on Sunday, January 24, 1988.